بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۳۵۳

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

لاہور پاکستان

یوم جمعہ

شرح چندہ

سالانہ	۲۱ روپے
ششماہی	۱۱ ″
سہ ماہی	۶ ″
ماہوار	۲½ ″

قیمت فی پرچہ ۱ر

جلد ۲	۵ ر امان ۱۳۲۷ ہش	۲۱ ربیع الثانی ۱۳۶۷ھ	۵ مارچ ۱۹۴۸ء	نمبر ۴۸

اخبار احمدیہ

کنری ۴ مارچ ۔ نامہ نگار الفضل شیخ خورشید احمد صاحب نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ پیر کی شام کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو شدید کھانسی کی تکلیف ہوگئی ۔ گو اب نسبتاً افاقہ ہے ۔ لیکن تکلیف رفع نہیں ہوئی ۔ احباب دعائے صحت فرمائیں حضور ان دنوں حسابات کی جانچ پڑتال میں منہمک ہیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو نقاہت کی شکایت ہے ۔ احباب دعائے صحت فرمائیں ۔ باقی خاندان میں خدا تعالیٰ کے فضل سے خیریت ہے ۔ الحمد للہ ۔

سلامتی کونسل کی اکثریت نے تقسیم کو عملی جامہ پہنانے سے انکار کر دیا

پاکستان پارلیمنٹ میں بجٹ پر بحث کے نئے دور کا آغاز

کراچی ۴ مارچ ۔ آج گیارہ بجے صبح پاکستان پارلیمنٹ کا اجلاس شروع ہوا ۔ جس پر بجٹ کے بحث کے دوسرے دور کا آغاز کیا گیا ۔ آج کے اجلاس میں کسٹم سنٹرل ایکسائز ۔ نمک ۔ انکم ٹیکس کارپوریشن ٹیکس صوبائی ایکسائز اور جنگلات سے متعلق بجٹ کی مانگوں پر رائے شماری کی گئی ۔ تخفیف کی تمام تحریکیں ناکام رہیں ۔ اور تمام مانگیں من وعن منظور ہوگئیں ۔

اجلاس شروع ہونے کے معاً بعد سابق وزیر اعظم بنگال مسٹر حسین شہید سہروردی نے حلف وفاداری اٹھایا ۔ اور آپ لیگ پارٹی کی نشستوں میں سے ایک نشست پر بیٹھ گئے ۔ ۱ بجے پہلا اجلاس برخاست ہوا ۔ ممبران دوبارہ اجلاس کے لئے ۳ بجے سہ پہر پھر اکٹھے ہوئے ۔ اس اجلاس میں ریلوے سے متعلق مانگوں پر بحث کی گئی ۔ مخالف پارٹی کی طرف سے ان مانگوں میں تخفیف کی پانچ تحریکیں پیش ہوئیں ۔ جو منظور نہ ہو سکیں ۔ مشرقی بنگال کے ریلوے (باقی پر صفحہ ۲)

سلامتی کونسل کا ہندوستانی وفد بمبئی سے روانہ ہوگیا

بمبئی ۴ مارچ ۔ اقوام متحدہ کی کونسل میں ہندوستانی ڈیلیگیشن کے لیڈر مسٹر این گوپال سوامی آئینگر مسٹر ایم سی سیتلواد اور ڈیلیگیشن کے دوسرے ممبر آج بذریعہ ہوائی جہاز بمبئی سے لیک سکسیس کے لئے روانہ ہوگئے ۔ آل انڈیا ٹریڈ یونین کے جنرل سیکرٹری مسٹر ایم ۔ این ۔ جوشی اور ہندوستانی گورنمنٹ کی وزارت صنعت کے مسٹر ایس ۔ پی سکسینا دیوبر بھی اس جہاز کے ذریعہ یو ۔ این ۔ او کی گورننگ باڈی کے اجلاس میں شریک ہونے کے لئے جنیوا کو روانہ ہوگئے ۔ (ا ۔ پ)

۱۵ مارچ سے پہلے پہلے مشرقی پنجاب اسمبلی کے تمام مسلم اراکین کو مغربی پنجاب اسمبلی کا رکن بنا دیا جائیگا

لاہور ۴ مارچ ۔ باخبر سیاسی مبصرین کا خیال ہے ۔ کہ عنقریب مشرقی پنجاب اسمبلی کے مسلمان اراکین کو مغربی پنجاب اسمبلی کا رکن بنا دیا جائے گا ۔ امید ہے ۔ جلد ہی گورنر جنرل پاکستان کی طرف سے ایک آرڈیننس جاری کیا جائیگا جس کی رو سے تمام مسلم اراکین مشرقی پنجاب اسمبلی مغربی پنجاب اسمبلی میں مہاجرین کے نمائندگان کے طور پر شامل ہو جائیں گے ۔ اور یہ سب نئے ممبران ۱۵ مارچ کو شروع ہونے والے بجٹ سیشن میں حصہ لے سکیں گے ۔

معلوم ہوا ہے پچھلے دنوں اس اہم معاملہ پر گورنر جنرل اور مغربی پنجاب کے وزیر اعظم کے درمیان کراچی میں گفتگو ہوئی تھی ۔ کل شام مشرقی پنجاب کے تمام مسلم ممبران اسمبلی نے ایک ہنگامی اجلاس میں تمام غیر سرکاری کمیٹیوں سے مستعفی ہو جانے کی دھمکی دی تھی ۔ اس فیصلے کی اطلاع مغربی پنجاب کے وزیر اعظم کو دیدی گئی تھی ۔ کہا جاتا ہے ۔ آج وزیر اعظم نے بذریعہ تار ان حالات سے وزیر اعظم پاکستان کو مطلع کرتے ہوئے درخواست کی ہے کہ مطلوبہ آرڈیننس کو ۱۵ مارچ سے پہلے پہلے جاری کر دیا جائے ۔ چوہدری محمد حسن نے جو مشرقی پنجاب اسمبلی کی لیگ پارٹی کے لیڈر ہیں ۔ ۸ مارچ کو سوا چار بجے شام حالات کا جائزہ لیتے ہوئے ایک اہم اجلاس بلایا ہے ۔ نیز انہوں نے اپنی پارٹی کے ممبران سے اپیل کی ہے ۔ کہ وہ نئے پیدا شدہ حالات کی وجہ سے غیر سرکاری کمیٹیوں سے مستعفی ہوں ۔ (ا ۔ پ)

امن کونسل کے گیارہ ممبران میں سے چھ تقسیم کے خلاف اظہار خیال کر چکے ہیں

لیک سکسیس ۴ مارچ ۔ آج فلسطین پر بحث کے دوران میں کنیڈا کے نمائندے جنرل میکناٹن نے اس امر کی شدید مخالفت کی ۔ کہ مزید تحقیق کئے بغیر تقسیم فلسطین کے اصول کو آنکھ بند کر کے تسلیم کر لیا جائے ۔ انہوں نے بلجیم کی طرف سے پیش کردہ ترمیم کی حمایت کی ۔ اور کہا کہ تحقیق اور مشورے کے لئے کونسل کمیٹی کا تقرر عمل میں لایا جائے ۔ نیز زور دیا کہ اکابرین خمسہ کو مفاہمت کے ذریعے معاملے کو سلجھانے کی پوری پوری کوشش کرنی چاہیئے ۔

چینی نمائندے ڈاکٹر ٹی ۔ ایف ۔ سیانگ نے بھی بلجیم ترمیم کی تائید کی ۔ اب تک کونسل کے گیارہ ممبران میں سے چھ تقسیم کے خلاف اظہار خیال کر چکے ہیں ۔ گویا اکثریت اس امر کے خلاف ہے کہ بلا سوچے سمجھے تقسیم کے اصول کو تسلیم کر لیا جائے اس مسئلہ پر مزید غور کرنے کے لئے امن کونسل کا اجلاس کل پھر منعقد ہوگا ۔

دشمن کا ایک طیارہ گرا لیا گیا

تراڈکھل ۴ مارچ ۔ دشمن کے ایک طیارہ کو جبکہ وہ جیاری کے علاقہ پر پرواز کر رہا تھا ۔ گولیوں کا نشانہ بنایا گیا ۔ اور سلطان ڈیکی سے دو میل دور نیچے گرتے ہوئے دیکھا گیا ۔ (ا ۔ پ)

سر ظفر اللہ خان ۴ مارچ کو نیویارک روانہ ہو جائینگے

لندن ۴ مارچ چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان کل بذریعہ ہوائی جہاز واپس نیویارک روانہ ہو جائیں گے ۔ جہاں آپ لیک سکسیس میں پاکستان اور ہندوستان کے اختلافات پر ہونے والی بحث میں حصہ لیں گے ۔ آپ یہاں پاکستانی ہائی کمشنر مسٹر ابراہیم رحمت اللہ سے مشورہ کرنے کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے ۔ (رائٹر)

تعمیر ملت کے لئے کفایت شعاری کی عادت نہائت ضروری ہے

لاہور ۴ مارچ ۔ پاکستان کے گورنر جنرل قائد اعظم محمد علی جناح نے قوم سے اپیل کی ہے ۔ کہ لوگ کفایت شعاری کو مدنظر رکھ کر روپیہ پیس انداز کرنے کی عادت ڈالیں اور اپنے اندوختہ کو ملک اور قوم کے تعمیری کاموں میں صرف کر کے اپنے فرائض سے عہدہ برآ ہونے کی کوشش کریں ۔ چنانچہ آپ نے قومی بچت کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے ایک پیغام میں فرمایا ہے ۔ کفایت شعاری اور بچت کی عادت حکومت اور ملک کو شاہراہ ترقی پر گامزن کرنے کے سلسلے میں بہت ممد ثابت ہو سکتی ہے ۔ حق یہ ہے ۔ کہ کفایت شعاری قوم کیلئے سرمایہ قوت ہے ۔ پس ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ روپیہ پس انداز کرے اور پاکستان سیونگ سرٹیفکیٹس میں روپیہ لگائے چنانچہ لوگوں میں بچت کی عادت ڈالنے کے لئے قومی بچت کا پندرہ روزہ پروگرام مرتب کیا گیا ہے ۔ جس پر مغربی پنجاب میں ۶ اپریل سے ۲۲ اپریل تک عمل کیا جائیگا ۔ (ا ۔ پ)

برٹش لیگ نے بنی یہودہ بازار کے حادثہ کی ذمہ داری تسلیم کر لی

بیت المقدس ۴ فروری ۔ ہگانہ ریڈیو نے آج رات اعلان کیا ہے ۔ کہ بنی یہودہ بازار کے حادثہ کی اصل ذمہ داری سابق ملازمین کی برٹش لیگ پر عائد ہوتی ہے ۔ اور لیگ نے اس امر کو تسلیم کر لیا ہے ۔ کہ وہ خود اس کی ذمہ دار ہے یاد رہے ۲۲ فروری کو بنی یہودہ کے بازار میں ایک زبردست دھماکہ ہوا تھا جس کی وجہ سے بڑی تباہی آئی تھی ۔ اور پچاس سے زیادہ یہودی اس میں ہلاک ہوئے تھے ۔ لیگ مذکور برطانوی فاسسٹ گروہوں میں سے ایک گروہ کا نام ہے ۔ سر آسولڈ موسلے یونین میں یہ لیگ گذشتہ جنوری کے دوران میں شامل ہوئی تھی ۔ (رائٹر)

ایڈیٹر ۔ روشن دین بی ۔ اے ایل ایل بی

پرنٹر پبلشر عبد الحمید بی ۔ اے ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے طبع کرا کر نمبر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

غبن کے الزام میں نائب تحصیلدار کو گرفتار کر لیا گیا

پشاور ۴ مارچ - ایک اطلاع مظہر ہے - کہ نوشہرہ (پشاور ڈسٹرکٹ) کے نائب تحصیلدار کو گرفتار کر لیا گیا ہے - اس پر سرکاری اموال کو ناجائز طور پر خرچ کرنے اور روپیہ کو ہڑپ کر لینے کا الزام ہے - اس کے ساتھ مبارک شاہ نامی شخص کو بھی گرفتار کیا گیا ہے جو غبن وغیرہ کے سلسلہ میں اس کا مددگار تھا - پولیس کو اطلاع ملی تھی - کہ تحصیلدار مذکور غیر مسلم تارکان وطن کے مال و اسباب کو اپنے استعمال میں لا رہا ہے - چنانچہ اس بات کی خفیہ طور پر تفتیش کی گئی - اور پولیس نے ایک لاری کو پکڑ لیا جس میں مال تحصیلدار کے گاؤں میں پہنچایا جا رہا تھا - دفعہ ۴۰۹ اور ۴۲۰ کے ماتحت ملزم پر مقدمہ چلایا جائے گا - (ا پ)

لاہور میں فوجی مظاہرہ

لاہور ۴ مارچ - پبلک کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے - کہ کل ۵ مارچ ساڑھے تین بجے مسلم ٹاؤن کے نزدیک نہر کے دائیں کنارے یونیورسٹی آفیسرز ٹریننگ کور ایک فوجی مظاہرہ کرے گی - جس میں حملہ کے وقت جدید قسم کے آلاتِ حرب کا استعمال کر کے دکھایا جائے گا - کہ عوام خاص مقام نمائش پر ضرور نہ پہنچیں - (ا پ)

حیدرآباد کے مسلمان کمیونسٹ بن جائیں

حیدرآباد ۴ مارچ - مسلمان بھائیوں سے اپیل کی سرخی کے ماتحت دستی پریس میں چھپا ہوا ایک پمفلٹ جو غالباً کمیونسٹوں کے ہیڈ کوارٹر سے جاری ہوا ہے - وسیع پیمانہ پر ریاست میں تقسیم کیا گیا ہے - اس پمفلٹ میں ساری ذمہ داری کانگرس کی سرمایہ داری کے منحوس جذبہ پر جس کا اظہار تمام ہندوستانی ریاستوں کو کانگرس میں مدغم کرنے کی نیت سے سردار پٹیل کی ریشہ دوانیوں سے ہوا ہے - ڈالی ہے لکھا گیا ہے - کہ حیدرآباد سے اپنے مطالبات منوانے کی غرض سے سردار پٹیل سٹیٹ کانگرس کو آلۂ کار بنا رہے ہیں - انڈین یونین ریاست میں نام نہاد ذمہ وار حکومت کو قائم کر کے انجام پر اپنا سرمایہ داری کا پنجہ مضبوط کرنا چاہتی ہے - اس پمفلٹ میں ریاست کے مسلمانوں کو متنبہ کیا گیا ہے - کہ ذمہ وار حکومت کا قیام ان کو مجلسی اور اقتصادی لحاظ سے تباہ کر دیگی - مسلمانوں سے اپیل کی گئی ہے - کہ وہ کمیونسٹ تحریک میں شامل ہو کر حیدرآباد کو ہندوستانی سرمایہ داری کی لعنت سے بچائیں - آخر میں کہا گیا ہے - کہ اگر آپ اس تحریک میں شامل ہو کر ہماری طاقت کو مضبوط سے مضبوط تر بنا دیں - تو پھر ہم نہ صرف حیدرآباد کو ہی بچا سکتے ہیں - بلکہ سارے ہندوستان پر قبضہ کر سکتے ہیں - (اورینٹ)

—— نیو یارک ۳ مارچ نقل کے بعد پہلے سینٹ کا ایک ووٹر سکہ تجویز ہوا ہے جس کا نام ڈیکل ہوگا (دشار)

کشمیر کے بارے میں پاکستان کے رویہ سے قبائلی خوش نہیں ہیں

آفریدی قبیلے کے مذہبی رہنما صاحبزادہ عبدالمنان کا صحافتی بیان

لاہور ۴ مارچ - آفریدی قبیلے کے مذہبی رہنما صاحبزادہ عبدالمنان نے ایک پریس ملاقات میں اس امر کا انکشاف کیا ہے - کہ شمالی مغربی سرحد کے قبائلی سرداروں کا ایک وفد ماہ حال کے آخر میں خان لیاقت علیخان وزیراعظم پاکستان سے کراچی میں ملاقات کرے گا - صاحبزادہ عبدالمنان آج کل لاہور آئے ہوئے ہیں - آپ آزاد کشمیر کے محاذوں پر آفریدی قبائلیوں کی قیادت کر رہے ہیں - انہوں نے اخباری نمائندوں کو بیان دیتے ہوئے فرمایا - کشمیر کی جنگ آزادی میں حصہ لینے والے قبائلیوں کی تعداد صرف پانچ فیصدی ہے - باقی آزاد فوجوں کا ۹۵ فی صدی حصہ خاص باشندگان کشمیر پر مشتمل ہے - انہوں نے پاکستان پر افسوس کا اظہار فرمایا - کہ باوجود اس بات کے کہ یہ دنیا کی سب سے بڑی اسلامی حکومت ہے - اس نے آزاد فوجوں کی امداد کرنے سے انکار کر دیا ہے - اور آزاد کشمیر حکومت کی طرف اس کا رویہ سخت قابل اعتراض ہے - قبائلی سردار نے سلسلہ کلام کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا - کہ تقسیم برعظیم کے بعد جو اقتصادی لحاظ سے جو گڑبڑ اور بدنظمی ملک میں رونما ہوئی ہے - اس کا اثر قبائلی علاقے پر بھی پڑا ہے - امید ہے قبائلی سرداروں کا وفد وزیراعظم سے ملاقات کے دوران میں قبائلی علاقے کی اقتصادی بحالی کے بارے میں گفتگو کرے گا - (ا پ)

سر گرجا شنکر باجپائی کراچی میں

کراچی ۴ مارچ - سر گرجا شنکر باجپائی جو یو - این - او میں ہندوستانی نمائندہ کے مشیر ہیں - نیو یارک کو جاتے ہوئے آج شام یہاں پہنچے - آپ کل صبح نیو یارک کے لئے بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہو جائیں گے - (ا پ)

روس اور مصر کے درمیان تجارتی معاہدہ

قاہرہ ۴ مارچ - رائٹر کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ روس اور مصر کے درمیان ایک تجارتی معاہدہ ہوا ہے یہ معاہدہ انگریزی زبان میں لکھا گیا ہے - اس معاہدے کی رو سے روس مصر کو ۳۸ ہزار ٹن کپاس کے بدلے دو لاکھ ۱۶ ہزار ٹن روسی گندم اور ۱۶ ہزار ٹن مکئی مہیا کرے گا - یہ تبادلہ روسی جہازوں کے ذریعہ ہوگا - اور چار ماہ کے اندر اندر پورا ہو جائے گا - (رائٹر)

ہندوستان کے دیہات پر زبردست حملے

دہلی ۴ مارچ - ڈومینین پارلیمنٹ میں ایک سوال کے جواب میں وزیر دفاع سردار بلدیو سنگھ نے کہا کہ یہ حقیقت ہے - کہ ضلع سیالکوٹ کی طرف سے حملہ آوروں نے کٹھوعہ سانبہ روڈ کے دونوں طرف ہندوستانی علاقہ کے کئی گاؤں کو لوٹا اور جلایا ہے جنوری میں ۲۷ حملوں میں سے ۹ دیہات کو لوٹا اور جلایا گیا - انکی روک تھام کے لئے انتظام کیا گیا ہے اس بارہ میں مزید تفصیلات کا بیان کرنا مناسب نہیں ایک طرف سے سوال کیا گیا - کہ اس وقت تک حملہ آوروں نے کتنے آدمیوں کو ہلاک کیا ہے - وزیر دفاع نے کہا - اس قسم کی اطلاعات حاصل کرنا کوئی آسان بات نہیں ہے - (ا پ)

صرف سکھوں کیلئے ۲۴ گھنٹہ کا کرفیو

کانپور ۳ مارچ - کل جواہر نگر میں سندھی دکانداروں اور سکھ پناہ گزینوں میں سخت فساد ہو گیا - جس کے نتیجہ میں ایک درجن کے قریب لوگ زخمی ہوئے پولیس نے بروقت پہنچ کر ۲۳ سکھوں کو گرفتار کر لیا حکام نے اس علاقہ میں پولیس اور فوج تعینات کر دی اور صرف سکھوں پر ۲۴ گھنٹے کا کرفیو لگا دیا -

ترکی کے پہلے سفیر یحییٰ کمال بیاتلی نے اپنی تقرری کے کاغذات

قائداعظم کی خدمت میں پیش کر دیئے

کراچی ۴ مارچ - آج ترکی کے پہلے سفیر ہز ایکسیلینسی یحییٰ کمال بیاتلی نے اپنی تقرری کے کاغذات پاکستان کے گورنر جنرل قائداعظم محمد علی جناح کے سامنے پیش کئے - سفارت نامہ پیش کرنے کے بعد یحییٰ کمال بیاتلی نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا پاکستان کا آزاد اقوام کی برادری میں شامل ہونا اپنے اندر بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے - ترکی قوم کو یقین ہے - کہ پاکستان قیام امن اور تہذیب کا جہاں تک تعلق ہے - انسانیت کی مثالی خدمات انجام دیگا - ترکی کے لوگ بہت سے روحانی اور جذباتی رشتوں کی وجہ سے پاکستان کے ساتھ گہرا تعلق رکھتے ہیں - میں اپنی سی پوری کوشش کروں گا - کہ پرانی روایات کے مطابق یہ تعلقات اور زیادہ بڑھیں - اور ایک دوسرے کے لئے مضبوطی اور طاقت کا موجب ہوں ترکی قوم کے دل میں پاکستان کے باشندوں کے لئے جو جذبات محبت ہیں - ان کا اظہار کرتے ہوئے آپ نے بتایا - کہ ترکیہ کے باشندے پاکستان کے معاملات میں بہت گہری دلچسپی رکھتے ہیں - اور اس کی ترقی اور خوشحالی کے دل سے خواہاں ہیں -

قائداعظم نے ترکی کے پہلے سفیر کا خیر مقدم کرتے ہوئے انہیں یقین دلایا - کہ پاکستان کے باشندوں کے دلوں میں ترکی قوم کیلئے محبت و احترام کے جذبات موجزن ہیں - اور اب پاکستان اور ترکی آزاد و خودمختار ملکوں کی حیثیت سے باہمی تعلقات کو زیادہ سے زیادہ خوشگوار بنا کر ایک دوسرے کے لئے قوت کا باعث ہو سکتے ہیں - (ا پ)

پاکستان کابینہ کی اقتصادی کمیٹی

کراچی ۴ مارچ - حکومت پاکستان کی طرف سے پاکستان کابینہ کی ایک اقتصادی کمیٹی کا قیام عمل میں لایا گیا ہے - ترقی بورڈ اور پلاننگ کا مشاورتی بورڈ اپنی تجاویز اس کمیٹی میں پیش کریگا - جن پر غور و خوض کے بعد معین پالیسی وضع کی جائے گی - خان لیاقت علی خان وزیراعظم کمیٹی کے صدر ہوں گے - اور حسب ذیل وزراء کمیٹی کے ممبر مقرر کئے گئے ہیں - مسٹر غلام محمد وزیر خزانہ - سردار عبدالرب نشتر وزیر مواصلات پیرزادہ عبدالستار وزیر خوراک صحت و زراعت - (ا پ)

سرحدی اسمبلی کا بجٹ سیشن ۱۵ مارچ سے شروع ہو جائیگا

پشاور ۴ مارچ - صوبہ سرحد کی مجلس قانون ساز کا بجٹ سیشن ۱۵ مارچ سے شروع ہو کر ۷ اپریل تک جاری رہے گا - خان عبدالقیوم خان وزیراعظم ۱۷ مارچ کو سنہ ۴۹-۱۹۴۸ء کا بجٹ پیش کریں گے - عام بحث ۲۰ و ۲۲ مارچ کو ہوگی - ۳۰ مارچ تک مختلف مدات پر رائے شماری ہو جائے گی - غیر سرکاری بلوں اور قراردادوں کے لئے چار دن مخصوص کر دیئے گئے ہیں - (ا پ)

وزیراعظم حیدرآباد کراچی میں

کراچی ۴ مارچ - میر لائق علی وزیراعظم حیدرآباد دکن ان دنوں نجی کام کے لئے کراچی پہنچے ہیں - آپ گورنر جنرل کی رہائش گاہ پر قیام فرما ہیں - (ا پ)

پاکستان پارلیمنٹ کا اجلاس (از صفحہ اول)

انتظامات پر چہار طرف سے بڑے اعتراضات کئے گئے - وزیر مواصلات سردار عبدالرب نشتر نے تیس منٹ میں تمام اعتراضات کا جواب دیا - اور ہاؤس کے سامنے وہ مشکلات رکھیں - جن سے عوام بے خبر ہیں - پونے پانچ بجے اجلاس برخاست ہوا - اجلاس کے اختتام سے پہلے نائب صدر نے اعلان کیا کہ کل جمعہ کی وجہ سے اجلاس گیارہ بجے کی بجائے ۱۰ بجے شروع ہو کر ۱۲ بجے ختم ہو جائیگا -

صبح کے اجلاس میں مسٹر راج کمار چکرورتی نے تمباکو حقہ کے تمباکو اور چھالیہ کے ٹیکس پر اعتراض کیا - اور اسے عوام پر ایک بوجھ قرار دیتے ہوئے اپیل کی - کہ اسے منظور نہ کیا جائے - مسٹر غضنفر علیخان وزیر مہاجرین نے حکومت کی حمایت کرتے ہوئے حیرت کا اظہار کیا کہ تمباکو پر ٹیکس کیونکر عوام کے لئے مصیبت کا باعث ہو سکتا ہے - آپ نے بتایا کہ بہت کم استعمال میں آتا ہے - سال بھر میں بمشکل ۳ آنے فی کس اوسط تکلیف کی - ہر ایک کا فرض ہے - کہ وہ کم از کم اتنی قربانی سے گریز نہ کرے بلکہ ہم اسے قربانی بھی نہیں کہہ سکتے - کیونکہ یہ حقیر رقم قطعاً کسی پر بار نہیں ہو سکتی - آپ نے حقے کے تمباکو اور پان کے استعمال کی شدید مذمت کی - اور اسے ترک کر دینے پر زور دیا - (ا پ)

روزنامہ الفضل لاہور
۵ مارچ ۱۹۴۸ء

مذہبی اور دنیاوی حکومتیں

مذہب کو غلط سمجھنے کی وجہ سے مغربی مفکروں نے حکومت کی دو قسمیں وضع کر لی ہیں۔ اس کا نام انہوں نے سیکولر یعنی دنیاوی قسم کی حکومت اور دوسری کا نام تھیوکریٹک یعنی مذہبی قسم کی حکومت رکھا ہے۔ حکومتوں کی یہ تقسیم اس وجہ سے عمل میں آئی۔ کہ ان مفکروں نے اپنے فکر کی بنیاد اس اصول پر رکھی کہ مذہب انسان کی عام زندگی کے اصولوں سے کوئی علیحدہ یا بالا اصول زندگی ہے۔ اور وہ انسان کی تمام زندگی پر حاوی نہیں ہے۔ دراصل یہ غلطی ان کو اس عیسائیت کی وجہ سے لگی۔ جس میں چرچ کے متعلقین نے ایک ایسا نظام قائم کر لیا تھا۔ جو عام دنیاوی زندگی سے کٹ گیا تھا۔ یہ نظام رہبانیت کا نظام تھا۔ عیسائیت میں رہبانیت کی بنیاد دنیا سے قطع تعلقات پر رکھی گئی ہے۔ اس مذہب کے واقفین نے اس بات پر زور دیا۔ کہ صحیح روحانی کمال ترک دنیا سے ہی حاصل ہو سکتا ہے۔ اور دنیاوی خواہشات کے قلع قمع ہی سے انسان مذہب کے ارتقائی مدارج پر ترقی کر سکتا ہے۔ اس طرح چرچ اور حکومت ایک دوسرے سے متضاد راستوں پر چلنے لگے۔ اور پادریوں اور بادشاہوں کی آپس میں رقابت ہو گئی۔ ایک طرف چرچ اپنا زیادہ سے زیادہ اثر لوگوں پر ڈالنا چاہتا تھا۔ تو دوسری طرف بادشاہ زیادہ سے زیادہ اختیارات قابو میں رکھنا چاہتا تھا۔ اس لئے دونوں میں تصادم ضروری تھا۔ پھر چرچ کئی فرقوں میں بٹ گیا ہوا تھا۔ جس چرچ کے ساتھ بادشاہ کا مذہبی تعلق ہو جاتا تھا۔ وہ طاقتور ہو جاتا تھا۔ اور دوسرے فرقوں کو مٹانے میں حکومت کو استعمال کرتا تھا۔ اس طرح جب یورپ میں اسلام کے اثر سے احیاء علوم کی تحریکیں چلیں۔ تو ان تحریکوں کے بانیوں نے دیکھا۔ کہ مذہب کی دخل اندازی سے حکومت تمام مختلف فرقوں کے ساتھ عدل و انصاف سے سلوک نہیں کرتی۔ اور ایسے مفکر پیدا ہو گئے۔ جنہوں نے سوچ بچار کے بعد یہ نتیجہ نکالا۔ کہ مذہب انسان کا ذاتی اور نجی کام ہے۔ اس کو حکومت کے عام کاروبار سے کوئی تعلق نہیں ہونا چاہیئے۔ جس رہبانی طرز پر عیسائیت نے پرورش پائی تھی۔ اس کا یہ نتیجہ نکلنا لازمی تھا۔ رہبانیت عیسائیت سے مخصوص نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت عیسے علیہ السلام کی تعلیم میں رہبانیت نہیں۔ یہ ادارہ دراصل ان قوموں میں ظہور پذیر ہؤا۔ جنہوں نے الہامی مذاہب کی تعلیم کو چھوڑ کر مذہب کو اپنی خواہشات کے سانچہ میں ڈھال لیا۔ چنانچہ اس ادارے کے آثار تمام ان مذاہب میں پائے جاتے ہیں۔ جن کی بنیاد مظاہر قدرت کی پرستش پر ہے۔ اور جو بعد میں خیالی فلسفہ پر منتج ہوئے۔ قدیم مصریوں۔ کلدانیوں۔ ایرانیوں رومیوں اور ہندوستانیوں میں آپ کو رہبانیت نظر آئے گی۔ عیسائیت نے اپنے آپ کو مقبول عام بنانے کے لئے رومیوں کے مذہبی رسم و رواج کا جامہ پہن لیا تھا۔ اس طرح حضرت عیسے علیہ السلام کی حقیقی تعلیم اس رسم و رواج کے غبار میں گم ہو گئی۔ خود اسلام بھی اس کے اثر سے نہ بچ سکا۔

عرب سے نکل کر جب اسلام معلومہ دنیا میں پھیلا تو جن قوموں نے اس کو قبول کیا۔ وہ اپنے خیالات اور رسم و رواج کو بھی ساتھ لائیں۔ چنانچہ وہ لوگ جو ایرانیوں۔ عیسائیوں اور ہندوؤں سے اسلام میں داخل ہوئے۔ وہ رہبانیت بھی ساتھ لائے۔ اور مسلمانوں میں بھی صوفیوں وغیرہ کے مختلف ایسے فرقے پیدا ہو گئے۔ جو ترک دنیا کے قائل ہو گئے۔ لیکن باوجود اس کے حقیقی اسلام کی ہمیشہ تجدید ہوتی رہی۔ اور یہ بیماری جڑ نہ پکڑنے پائی۔ اور آج تیرہ چودہ سو سال کے بعد بھی ہم اسلام کا حقیقی چہرہ دیکھ سکتے ہیں۔

جب یورپ نے مادی اور دنیاوی ترقی کی وجہ سے تمام دنیا پر قبضہ کر لیا۔ تو جو خیالات وہاں ابھرے تھے۔ لازماً تمام اقوام عالم میں پھیل گئے۔ غیر مسلم اقوام نے تو مذہب اور دنیا کی تقسیم کے خیال کو فوراً اپنا ہی لیا۔ لیکن اس کے اثر سے مسلم ممالک بھی نہ بچ سکے۔ چنانچہ ترکی میں جو انقلاب پچھلے دنوں میں ہؤا۔ اس کا نتیجہ یہی نکلا کہ ترکی نے حکومت سے مذہب کو علیحدہ کر دیا۔ اور حکومت سیکولر طرز کی بنالی۔ اور یہ رو اب تقریباً تمام اسلامی ممالک میں چل گئی ہے۔ اگرچہ بعض اسلامی ممالک نے ترکی کی طرح فوری تبدیلیاں نہیں کیں۔

ہند نے جو نیا دستور آزاد ہند کا بنایا ہے اس میں بھی اسی قسم کی سیکولر طرز حکومت کا ادعا کیا گیا ہے۔ پاکستان کا دستور ابھی زیر غور ہے۔ اور ابھی دیکھنا ہے۔ کہ وہ کیا رنگ اختیار کرتا ہے لیکن ہمارے کانوں میں یہ آواز مختلف حلقوں سے آ رہی ہے۔ کہ پاکستان کا آئین حکومت اسلامی ہونا چاہیئے دوسری طرف جو لوگ مغربی خیالات کے زیر اثر ہیں۔ اور ایسے لوگوں کی تعداد کافی ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ پاکستان کا آئین بھی ہند کے آئین کی طرح سیکولر بنانا چاہیئے۔ ہمارے خیال میں ان موخر الذکر لوگوں کے دماغوں پر ایک یہ موثر بھی کام کر رہا ہے۔ کہ اپنی ہمسایہ نو آبادی ہند کو خوش رکھا جائے۔ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ اس طرح اس کے دل سے پاکستان کے خلاف بدظنیاں نہ پیدا ہونگی۔ دوسرے وہ بزعم خود مہذب ممالک کی سطح پر رہنا چاہتے ہیں۔ تیسرے اسلامی ممالک خاص کر ترکی کے رویہ کا بھی ان پر اثر ہے۔ جنہوں نے اپنی حکومتوں کی بناء سیکولر یا تھیوکریٹک طرز کی حکومتی تقسیم کے مدنظر سیکولر قسم کی حکومت کو ترجیح دینا قبول کر لیا ہے۔

جیسا کہ ہم نے شروع میں کہا ہے حقیقت یہ ہے کہ یہ تضاد خیالی مذہب کو جس سے ہماری یہاں مراد اسلام سے ہے غلط سمجھنے کی وجہ سے ہے۔ اسلام میں اس قسم کی کوئی تقسیم سرے سے تسلیم ہی نہیں کی گئی۔ اور اس کی وجوہات یہ ہیں اول یہ کہ اسلام میں رہبانیت کو تسلیم نہیں کیا گیا۔ اسلام میں ہر ایک انسان خواہ وہ غریب ہو یا امیر اپنے تمام اعمال کا خدا تعالے کے سامنے یکساں جوابدہ ہے۔ گدا ہو یا بادشاہ عورت ہو یا مرد سب مسلمان یکساں طور پر اسلام کے اصولوں پر چلنے کے لئے مجبور ہیں کسی کے لئے مراعات نہیں ہیں۔ یہاں تک کہ خدا تعالے کا رسول بھی اپنے اعمال کا اسی طرح ذمہ وار ہے۔ جس طرح ایک ادنے سے ادنے عام مسلمان۔ اس کا دوسرے الفاظ میں یہ مطلب ہے۔ کہ اسلام کے نزدیک مذہب انسان کی تمام زندگی پر حاوی ہے خواہ وہ زندگی ایک مفلس کی ہو یا شہنشاہ کی۔ ایک تاجر کی ہو یا کسی حکومت کے افسر کی۔ کسی پیشہ ور کی ہو یا خلیفۂ وقت کی۔ اسلام انسان کی پوری زندگی کی راہ نمائی کرتا ہے۔ جو اخلاقی فرائض ایک فردکی زندگی پر حاوی ہیں۔ وہی حکومت پر حاوی ہیں۔ الغرض اسلام میں انفرادی اور اجتماعی اخلاق میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اسلامی اخلاق وطن اور نسل کی تفریق کو بھی تسلیم نہیں کرتا۔

دوم یہ کہ اسلام انسانیت کے بنیادی حقوق میں اصول مساوات کی سختی سے پابندی سکھاتا ہے۔ اس کے نزدیک ہر انسان جو مذہب چاہے رکھ سکتا ہے۔ اور جس طرح ایک فرد کا فرض ہے کہ دوسرے کے مذہب کی توہین نہ کرے۔ اسی طرح حکومت کا فرض ہے۔ کہ وہ دوسرے مذاہب کے لوگوں کو ویسی ہی آزادی دے۔ جیسی کہ مسلمانوں کو حاصل ہو۔ . . . . بلکہ مسلمانوں سے بھی زیادہ دوسرے مذاہب کے لوگوں کی جان و مال کی حفاظت کرنا اسلامی حکومت کے فرائض میں سے ہے۔

ہم کئی اور بھی وجوہات گنا سکتے ہیں۔ لیکن ان سب کی بنیاد اسلام کا اصول مساوات ہی ہے اور اسلام کا مساوات کا اصول ہی ہے جس نے دراصل مغرب میں سیکولر حکومت کے خیال کی بنیاد ڈالی تھی۔ لا اکراہ فی الدین کا اصول جو اسلام کا پہلا اصول مساوات ہے۔ یہی اصول مغرب کے احیاء سیاسی کی جان تھا۔ لیکن افسوس ہے کہ بعد میں خود مسلمانوں نے اس اصول کو فراموش کر دیا۔ اور وقتی مصالح کے زیر اثر قرآن کریم کی اس آیت کریمہ اور اس قسم کی دوسری آیات کو منسوخ قرار دے دیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہؤا کہ مغرب خاص کر انگریز تو اس اصول کی پابندی کی برکت سے ترقی کرتا چلا گیا۔ اور مسلمان دنیا کے کٹر متعصب مشہور ہو گئے۔ اور آج نوبت یہاں تک پہونچی ہے۔ کہ مغرب اور مشرق کی مہذب کہلانے والی تمام قومیں اسلام کو نعوذ باللہ وحشیوں کا مذہب سمجھنے لگ گئی ہیں۔ اور اسلامی شرعیت کا نام سنتے ہی کانوں پر ہاتھ رکھنا شروع کر دیتی ہیں۔ غضب تو یہ ہے کہ بعض مسلمان کہلانے والے خود بھی اس کے خیال سے تھرتھرا جاتے ہیں۔

اس لئے اس سوال کا جواب کہ پاکستان کی حکومت کیا ہونی چاہیئے۔ اگر ہم مغربی تقسیم حکومت کے نقطۂ نظر سے دیں گے۔ تو ضرور غلطی کریں گے۔ اگر جواب دیتے وقت ہمارے ذہن میں سیکولر اور تھیوکریٹک حکومتوں کی مصنوعی تقسیم گونج رہی ہو گی۔ اور ہم کہیں گے کہ "اسلامی حکومت" تو نہ صرف دوسری دنیا کے بلکہ خود بعض مسلمانوں کے بھی دل ہل جائیں گے۔ کیونکہ ہم نے اپنے اعمال کی وجہ سے اپنی پچھلی چند صدیوں کی تاریخ کو نہایت گھناؤنا اور ہولناک بنا دیا ہوا ہے۔ اس لئے پیشتر اس کے کہ ہم اس لفظ سے لوگوں کو مانوس کریں۔ ہمیں اپنے اعمال سے اس لفظ کے ڈھانچے میں اس کی حقیقی روح ڈالنی پڑیگی۔ پھر تمام دنیا اور خود بعض مسلمان کہلانے والے لوگوں کو یہ منوانا پڑیگا۔ کہ جس کو تم سیکولر حکومت کہتے ہو۔ وہ اسلام کے اولین اصول مساوات لا اکراہ فی الدین کی ہی ایک صورت ہے۔

روزنامہ "امروز"

روزنامہ "امروز" جب ہاکر نے صبح ہی صبح لا کر ہمارے ہاتھ میں دیا۔ تو سرورق پر نگاہ پڑتے ہی ہماری آنکھوں کے سامنے کمیونسٹوں کے اخبار "نیا زمانہ" کا نقشہ آ گیا وہی مختصر سرنامہ وہی سادہ انداز وہی لکھائی چھپائی کی صفائی وہی شاندار کاغذ۔ الغرض سرورق ہو بہو "نیا زمانہ" کی نقل معلوم ہوتا ہے۔ جب پہلا اثر زائل ہؤا۔ اور دوسری نگاہ ذرا زیادہ غور کے ساتھ پڑی۔ تو معلوم ہؤا کہ لاہور کے اخبارات کا وہی پرانا طریقہ تھوڑی سی تبدیلی کے ساتھ جس سے زیادہ سے زیادہ گنجائش نکالنا مدنظر ہے اختیار کیا گیا ہے۔ یعنی تیسرے صفحہ پر افتتاحیہ اور کوئی مضمون پہلے اور آخری صفحہ پر ضروری خبریں اور باقی صفحوں پر خبریں مراسلات وغیرہ وغیرہ اردو اخباروں نے یہ طرز انگریزی اخباروں سے لی ہے۔

"نیا زمانہ" اور لاہوری اخباروں کے اس امتزاج سے امروز اپنی جدت کا اثر پبلک پر بٹھانا چاہتا ہے گو امروز نے اپنی شکل و صورت میں کوئی جدت پیدا کی ہو یا نہ کی ہو۔ لیکن ایک بات واضح ہے کہ جدت پیدا کرنے کا خیال ضرور اس کی پشت پر ہے۔ اخبار کو کوئی نہ کوئی شکل و صورت اختیار کرنا ہی ہوتی ہے۔ یہ نہ سہی وہ سہی۔ یہ تو فیشن سے تعلق رکھنے والی باتیں ہیں۔ لباس کے فیشن بھی تو کوئی یک دفعہ آسمان سے نازل نہیں ہوتے۔ انہی پرانے فیشنوں کے جوڑ توڑ سے نئے فیشن ایجاد کر لئے جاتے ہیں۔ اس لئے دل کی بات

(باقی صفحہ ۶ کالم اول کے نیچے)

تاریخِ احمدیت میں ماہ مارچ کے چند اہم واقعات

(از مکرم عبدالحمید صاحب آصف)

۴ مارچ ۱۹۱۴ء حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی وصیت

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کو اپنی خلافت کے دوران میں ایک حادثہ پیش آگیا تھا۔ اور وہ یہ کہ آپ ۱۸ نومبر ۱۹۱۰ء کو ایک گھوڑے سے گر کر زخمی ہوگئے تھے۔ اور اس حادثہ کی وجہ سے آپ کی صحت سخت کمزور ہوگئی۔ چنانچہ جنوری ۱۹۱۴ء میں آپ اتنے بیمار ہوگئے۔ کہ بستر سے اٹھ نہ سکتے تھے۔ جب آپ نے محسوس کیا کہ میری وفات کا وقت قریب ہے تو آپ نے ۴ مارچ ۱۹۱۴ء کو ایک وصیت تحریر فرمائی جس کا ماحصل یہ تھا۔ کہ آپ کے بعد جماعت کسی متقی اور عالم باعمل اور ہر دلعزیز شخص کو اپنا جانشین منتخب کرے کہ اس کے ہاتھ پر جمع ہو جائے۔ چنانچہ آپ نے اس وصیت کو معززین جماعت کی ایک مجلس میں مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے سے باآواز بلند پڑھوایا اور اس پیغام حق کو سب تک پہنچا کر وصیت کو نواب محمد علی خان صاحب مرحوم کے پاس محفوظ کروا دیا۔ یہ وصیت ۱۱ مارچ ۱۹۱۴ء کے الفضل میں چھپ چکی ہے۔

۶ مارچ ۱۸۹۷ء پنڈت لیکھرام کی موت

۲۰ فروری ۱۸۹۳ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پنڈت لیکھرام کے متعلق مندرجہ ذیل پیشگوئی شائع فرمائی۔ "خداوند کریم نے مجھ پر ظاہر کیا ہے۔ کہ آج کی تاریخ سے جو ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء ہے چھ برس کے عرصہ تک یہ شخص اپنی بدزبانیوں کی سزا میں یعنی ان بے ادبیوں کی سزا میں جو اس شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں کی ہیں عذاب شدید میں مبتلا ہو جائیگا" اس پیشگوئی کے متعلق مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی لکھتے ہیں:۔ "ہاں اس قدر مسلم ہے کہ چھ سال میعاد قتل لیکھرام کے بنے اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء میں ضرور مقرر کی گئی" (اشاعت السنۃ نمبر ۲ جلد ۱۸) خود پنڈت لیکھرام نے لکھا:۔ "اس خدا نے جبرئیل بھیج قادیانی کے کان میں ہماری موت کا الہام سنایا" (کلیات آریہ مسافر صفحہ ۴۳۲) چنانچہ ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء کی پیشگوئی کے مطابق پنڈت لیکھرام ۶ سال کے اندر یعنی ۱۸۹۷ء کو ۶ مارچ کو چھٹے گھنٹے قتل کیا گیا۔

۷ مارچ ۱۹۰۷ء۔ ایک عجیب نشان

اس تاریخ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا۔ "پچیس دن (یا یہ کہ) پچیس دن تک" حضور نے اس کے متعلق فرمایا۔ کہ "۷ مارچ سے ۲۵ دن پورے ہونے یا ۷ مارچ ۱۹۰۷ء سے ۲۵ دن تک کوئی نیا واقعہ ظاہر ہوگا" (تذکرہ صفحہ ۶۹۴)

چنانچہ ۳۱ مارچ ۱۹۰۷ء کو ایک پرہیبت آتشیں گولہ آسمان پر سے مختلف شہروں میں گرتا نظر آیا۔ سول اینڈ ملٹری گزٹ نے ۳ اپریل ۱۹۰۷ء کو لکھا۔

"کئی نامہ نگاروں نے ہمیں اس شہادت کے متعلق خطوط لکھے جو اتوار (۳۱ مارچ) کی شام کو پونے چھ بجے کے قریب دیکھا گیا۔ یہ نہایت چمکدار تھا۔ اور لاہور میں جب یہ گرتا دیکھا گیا۔ تو اس کے پیچھے ایک بہت بڑی لمبی دوہری دھار ایسی تھی جیسے دھواں ہوتا ہے"۔

۱۳ مارچ ۱۹۰۶ء سلسلہ احمدیہ کی ترقی اور دشمن کی تباہی

اس تاریخ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا انا اعطینٰک الکوثر فصل لربک وانحر۔ ان شانئک ھو الابتر (تذکرہ صفحہ ۵۴۲) یقیناً ہم نے تجھ کو کوثر عطا کیا۔ پس اپنے رب کے لئے نماز پڑھ اور قربانی کر۔ یقیناً تیرا دشمن ابتر ہے۔ یہی الہام رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ہوا تھا۔ ابوجہل۔ ابولہب۔ عتبہ۔ شیبہ۔ ولید وغیرہ دشمنوں میں سے کوئی ہے۔ جن کی طرف کوئی اپنے آپ کو منسوب کرنے کو تیار ہو۔ اور کہے کہ وہ ان کی اولاد ہے۔ عکرمہؓ ابوجہل کا بیٹا تھا۔ خالدؓ ولید کا بیٹا تھا۔ ابوجہل سے اس کا بیٹا چھین لیا گیا۔ اور ولید سے اس کا بیٹا چھین لیا گیا۔ ان دونوں نے اپنے باپوں سے مونہہ موڑ کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں اپنے آپ کو لا ڈالا۔ اور یہ دونوں حضور کے روحانی فرزند کہلائے۔ اسی طرح اس زمانہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی دوسری آمد میں بھی آپ کو یہی الہام ہوا۔ اور آپ کے بروز کامل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالےٰ نے روحانی اولاد کی کثرت عطا کی۔ نہ صرف روحانی بلکہ جسمانی اولاد کی بھی کثرت عطا کی۔ آپکو اللہ تعالےٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرح ہر نعمت کثرت سے دی۔ آپ کو علم قرآن دیا تو کثرت سے معارف قرآن دیئے گئے تو کثرت سے۔ عربی کا ملکہ دیا گیا تو کثرت سے۔ معجزات دیئے گئے تو کثرت سے۔ الہامات ومکاشفات رویا وصالحہ دی گئیں تو کثرت سے۔ چنانچہ آپ خود فرماتے ہیں۔

خدا کا ہم پہ بس لطف وکرم ہے
وہ نعمت کونسی باقی جو کم ہے۔

اس کے مقابلہ میں آپ کا دشمن ہر لحاظ سے ابتر ہے۔ اور وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ آپ کے گھر اولاد نہیں ہوگی۔ وہی لاولد مرے۔ اور وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ بس مرزا صاحب کا سلسلہ چند دنوں تک ہے۔ ان کا نام چند دنوں کے بعد ختم کر دیا گیا۔ اور وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ ہم نے ہی مرزا صاحب کو اونچا کیا ہے ہم ہی گرائیں گے۔ وہ خود ہی ذلت کے گڑھے میں ہمیشہ کی نیند سلا دیئے گئے۔ اللہ اکبر اللہ اکبر۔

۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی وفات

حضرت مولوی نور الدین رضی اللہ تعالےٰ عنہ جماعت احمدیہ کے پہلے خلیفہ ۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء کو جمعہ کے دن سوا دو بجے بعد دوپہر قریباً ۸۰ سال کی عمر میں اس جہان فانی سے کوچ کر کے اپنے محبوب حقیقی کے پاس حاضر ہوگئے۔ اللھم ارحمہ وارفع مقامہ فی العلیین۔ آپ کو علمی کتب کے جمع کرنے کا بہت شوق تھا۔ آپ کا سب سے نمایاں وصف قرآن شریف کی محبت تھی۔ جو حقیقۃً عشق کے درجہ تک پہونچی ہوئی تھی۔ طبیعت نہایت سادہ اور بے تکلف اور انداز بیان بہت دلکش تھا۔ مناظرہ میں ایسا ملکہ تھا۔ کہ مقابلہ پر خواہ کتنی ہی قابلیت کا انسان ہو۔ وہ آپ کے برجستہ جواب سے گھبرا جاتا۔ آپ کے دل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اطاعت کا جذبہ بہت غالب تھا۔ آپ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ اگر حضور مجھے ارشاد فرمائیں۔ کہ اپنی لڑکی کسی چوہڑے کے ساتھ بیاہ دو تو بخدا مجھے ایک سیکنڈ کے لئے بھی تامل نہ ہوگا۔ یقیناً ایسا پاک جوہر دنیا میں کم پیدا ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کے متعلق فرماتے ہیں ؎

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نور دیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پر از نور یقیں بودے

یعنی کیا ہی اچھا ہو اگر قوم کا ہر فرد نور دین بن جائے۔ مگر یہ تب ہی ہو سکتا ہے کہ ہر دل یقین کے نور سے بھر جائے۔

۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء خلافت ثانیہ کا آغاز

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں دشمن شور مچایا کرتا تھا۔ کہ ان کا سلسلہ چند روزہ ہے۔ پھر یہ ختم ہو جائے گا۔ چنانچہ وہ آپ کی وفات پر بہت خوش ہوا اس نے خوشی کے گیت گائے۔ اور مسرت کے ناچ ناچے۔ ہم نے اپنے پیارے امام کے حکم کے مطابق صبر سے کام لیا۔ اس نے ہماری دستگیری کی اور اپنے وعدہ کے مطابق "وہ اس سلسلہ کو پوری ترقی دیگا" ایک دوسرا ہاتھ قدرت کا اٹھایا۔ اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیا۔ اور ہمیں حضرت ابوبکر صدیق رضؓ جیسا خلیفہ یعنی حضرت مولوی نورالدین رضؓ عطا فرمایا۔ دشمن نے جب اپنی بات جھوٹی ثابت ہوتی دیکھی۔ تو پھر کہنا شروع کر دیا۔ کہ اب یہ سلسلہ صرف نورالدین رضؓ کی زندگی تک ہے۔ اس کے بعد ختم ہو جائے گا۔ آخر ۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء کو جب خلیفہ اول رضؓ کی وفات ہوئی۔ تو دشمن بہت زیادہ خوش ہوا۔ اب اس کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔ وہ یہ بات دیکھ کر پھولے نہ سماتا تھا۔ کہ اب ایک نبی کی جماعت تازہ بنی ہوئی جماعت۔ بچپن کی اٹھتی ہوئی امنگوں میں مخمور۔ اور صداقت کی برقی طاقت سے دنیا پر چھا جانے کے لئے بے قرار۔ وہ اپنی آنکھوں کے سامنے یہ نظارہ دیکھ رہی تھی۔ کہ اگر ایک طرف اس کے پیارے امام یعنی حضرت خلیفہ اول رضؓ کی نعش پڑی ہوئی ہے۔ تو دوسری طرف چند لوگ خلافت کو مٹانے کے لئے اس پر حملہ آور ہیں۔ یہ نظارہ نہایت درجہ صبر آزما تھا۔ اور دشمن کے لئے نہایت خوشی کا وقت تھا۔ اس خدا نے جس نے ہماری ہمیشہ دستگیری کی اور جو ہماری کشتی کا ناخدا ہے۔ اس نے جماعت کو اپنے وعدہ کے مطابق "وہ اس سلسلہ کو پوری ترقی دیگا" ایک روشن راستے پر ڈال دیا۔ اور جماعت کو توفیق دی۔ کہ وہ حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد کے ہاتھ پر بیعت خلافت کرلے چنانچہ یہ نظارہ بھی عجیب ایمان افروز تھا۔ یہ دن ۱۴ مارچ کا دن تھا۔ جبکہ ۲۵ سالہ نوجوان کے سپرد جماعت کی باگ ڈور ہو رہی تھی۔ خدا تعالےٰ نے کہا کہ آگے دشمن کہتا تھا کہ مولوی نوردین رضؓ صاحب ایک عالم شخص ہیں ان کے زمانہ تک احمدیت کی شہرت رہے گی ہیں اب ایک ایسے شخص کو کھڑا کرتا ہوں۔ جو دنیا کی نظروں میں کل کا بچہ ہے۔ جس کی صحت ہمیشہ خراب رہی ہے میٹرک بھی پاس نہیں۔ اور ہر جماعت میں فیل ہوتا رہا ہے۔ مگر وہی مظفر ومنصور ہوگا۔ چنانچہ یہی ۲۵ سالہ نوجوان اب جماعت کا امام ہے۔ اور اس امام کو خدا تعالےٰ نے مصلح موعود بنایا ہے۔ اور یہی وہ ہے جو اسیروں کا رستگار ہے۔ ۱۴ مارچ کا دن تاریخ احمدیت میں بہت ہی مبارک دن ہے۔ آپ کے مبارک عہد میں اسلام اور احمدیت دنیا کے کناروں تک پہونچ رہی ہے۔ اور دشمن کو بھی اقرار کرنا پڑا ہے۔ کہ اس دماغ کا مقابلہ کرنا مشکل ہے۔ (الحمد للہ رب العالمین)

آپ کو اللہ تعالےٰ نے علوم ظاہری وباطنی سے پُر کیا ہے۔ باطنی اور روحانی علم کا معاملہ خیر جداگانہ ہے ظاہری علوم میں بھی آپ کی نظر ہر اس علم کے میدان میں جس کا کسی نہ کسی رنگ میں دین کے ساتھ واسطہ پڑتا ہے۔ خواہ وہ واسطہ کتنا ہی دور کا ہو۔ اس قدر وسیع ہے۔ کہ کسی اسلامی صداقت پر حملہ کرنے والا خواہ وہ کیسے ہی دنیاوی علوم کے ہتھیاروں سے مسلح ہو کر آئے۔ وہ آپ کے سامنے طفل مکتب نظر آتا ہے۔

۱۵ مارچ ۱۹۱۷ء زار روس تخت سے دستبردار ہوگیا

اپریل ۱۹۰۵ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک عالمگیر تباہی کی خبر دی۔ اور یہاں تک لکھا کہ یہ تباہی ایسی خطرناک ہوگی کہ خون کی ندیاں چل جائینگی۔ عمارتیں مٹ جائینگی۔ اور لوگ اپنے عیش وعشرت کو بھول کر دیوانوں کی طرح پھریں گے۔ حتیٰ کہ زار روس بھی اس وقت باحال زار ہوگا۔ چنانچہ فرمایا۔

مضمحل ہو جائینگے اس خوف سے سب جن وانس
زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار

عین اس پیشگوئی کے مطابق اللہ تعالےٰ نے زار کا تختہ الٹ دیا۔ اور ۱۵ مارچ ۱۹۱۷ء کو زار باحال زار

آزاد غلام

از مکرم چودھری محمد شریف صاحب خالد بی۔اے

ابھی کل ہی کی بات ہے۔ یورپین کی حکومت تھی۔ اور اسی کی عملداری کار فرما تھی۔ عرصہ دراز تک غیر کا محکوم رہنے کی وجہ سے ہمارے دل و دماغ کچھ ایسے مانوس ہو چکے تھے کہ وہ ماحول باوجود امتداد زمانہ کے بے کیف معلوم نہیں ہوتا تھا۔ آخر انقلاب زمانہ کے دو چار جھنجوڑوں نے قوم کو خواب غفلت سے بیدار کرنے کے لئے اپنا فرض منصبی ادا کیا۔ ہوا کا رخ بدل گیا۔ نسیم صبح جو نیند کے ماتوں کے لئے اب تک متواتر تھپکیوں کا کام کر رہی تھی آفتاب حریت کی نمود کے ساتھ ہی اپنی ہستی کھونے لگی۔ اور اس کی ساحرانہ گرفت ڈھیلی پڑ گئی۔ وہ متوالے جو اب تک استراحت کو بیداری پر ترجیح دے رہے تھے اپنی نیم وا آنکھوں کے ساتھ بڑی حیرت سے اپنے گرد و پیش کو دیکھنے لگے۔ کھویا ہوا احساس خودداری دوبارہ رونما ہونے لگا۔ دنیا بدل چکی تھی اور انہیں بھی اپنے ساتھ بدلنے پر مجبور کر رہی تھی قوم آخر بیدار ہوئی اور دیکھا کہ زندگی کی دوڑ کبھی کی شروع ہے۔ اور اس میدان عمل میں دوسروں سے کتنی پیچھے ہے

صبح کا بھولا ہوا شام کو گھر آجائے۔ تو اسے بھولا ہوا نہیں کہتے۔ مگر وہ جو واپس آنے کے بعد پھر بھول کر کہیں بھٹک جائے۔ تو اسے کیا کہا جائے! یورپین جب حاکم تھا۔ تو غلامانہ ذہنیت کی وجہ سے ہم اس کی تقلید کرنا اور اسی سانچے میں ڈھلنا اپنے لئے فخر و فلاح خیال کرتے تھے۔ ہمارا تمدن۔ ہماری معاشرت۔ ہمارا تخیل ہمارا ادب اور ہمارا مقصد اسی محور کے گرد چکر لگا رہا تھا۔ مشرق کی تابانی مغرب کے رنگین تنزل کے گہن میں آچکی تھی۔ آفتاب اسلام قرون اولےٰ سے قرون وسطیٰ تک اپنی نورانی شعاعوں سے مغرب کے تاریک کونوں کو منور کر رہا تھا۔ نور حق کے سامنے باطل کی تاریکیاں بھاگ رہی تھیں۔ یورپین اقوام اسلامی تمدن اور فنون کے مقابل میں بالکل نوزائیدہ بچہ کی طرح تھیں۔ اسلام کی بدولت یورپ میں پھر سے امید کی لہر دوڑ گئی۔ مایوس یورپ کے لئے مشرق نے علوم کی احیاء سے ایک نئی دوبہین پیدا کی جسے عرف عام میں (Renaissance) یعنی تحریک احیاء کہتے ہیں۔ یونانی فلسفہ اور عیسائیت بدا عتدالیوں کی وجہ سے پیدا شدہ یاس و خوف حرارت اسلام سے شبنم کی طرح اڑنے لگے۔ موجودہ زمانہ میں متمدن اور خوشحال اقوام کا دار و مدار بحری اور ہوائی طاقت پر ہے۔ عرب جہازرانوں نے یورپ کو کمپاس دی جس پر کہ بحری طاقت کا انحصار ہے اور دوسری کئی ایجادیں جن کا سہرا بھی مسلمانوں کے سر پر ہے۔

غیر کا محکوم ہونے کی وجہ سے اگر ہم اپنے تہذیب و تمدن کو یورپ کے طوفان کے سپرد کر چکے تھے۔ تو کوئی تعجب بات نہ تھی کہ غلامی میں بدل جاتا ہے قوموں کا ضمیر۔ گذشت آنچہ گذشت۔ جو ہو چکا اس کے اعادہ کی ضرورت نہیں۔ مگر اب جبکہ بفضل خدا ہم آزاد ہیں۔ پاکستان بن چکا ہے۔ غلامی سے پاک ہو چکے ہیں۔ اپنی تقدیر کے آپ مالک ہیں تو اسی سابقہ ذہنیت کا شکار ہونے میں ہم قطعاً حق بجانب نہیں ہو سکتے۔ کوئی مذہبی اور اخلاقی قانون ہمیں بری الذمہ قرار نہیں دے سکتا۔

انگریز جا چکا ہے۔ لیکن انگریزیت نہیں گئی۔ حکم چلا گیا۔ لیکن محکومیت باقی ہے۔ آزادی ملی۔ مگر غلامانہ ذہنیت وہی ہے۔ وہی سینما ہیں۔ جو انگریز کے وقت تھے۔ مگر اب پہلے سے زیادہ بارونق۔ وہی مسجدیں ہیں مگر تا حال مرثیہ خواں کہ نمازی نہیں۔ وہی بے پردگی ہے۔ مگر اپنے اندر نئی شان بے نیازی لئے ہوئے۔ فیشن ہیں کہ اب پہلے سے بھی زیادہ متنوع۔ پرانے زمانہ میں جب غلامی کا دور دورہ تھا۔ انسان بھی بھیڑ بکری کی طرح بازاروں میں بکا کرتے تھے۔ اور مالکوں کو ان پر وہی اختیار تھے جو دوسری جائیداد پر ہوتے ہیں۔ آقا اپنے غلاموں کے کانوں میں بالیاں یا بھدے بھدے حلقے ڈالدیا کرتے تھے۔ جس سے پتہ چل جاتا تھا کہ یہ غلام ہے۔ ایسے غلاموں کو "حلقہ بگوش" کہا جاتا تھا۔ کیا یہ جائے حیرت نہیں کہ مغرب تو جا چکا ہے۔ مگر غلامی کی نشانی مغرب کا کالر اور ٹائی ابھی تک ہماری گردن میں حائل ہے۔ غور کیجئے کہ کیا یہ اسی غلامانہ ذہنیت کا نتیجہ تو نہیں کہ اب عورتوں کی طرف سے بھی پردہ کے خلاف محاذ قائم کیا جا رہا ہے۔ وہ ہیں کہ مغرب کی کورانہ تقلید میں برابر چلائے جا رہی ہیں کہ پردہ ان کی ترقی میں روک بن رہا ہے اور پیہم کوشش کر رہی ہیں کہ اپنے اس وہم میں اپنی دوسری بہنوں کو بھی مبتلا کریں۔ مگر مرد ہیں کہ سن رہے ہیں اور نہیں بولتے۔ سمجھ رہے ہیں اور کچھ نہیں کہتے یہ کہہ سکتے۔

وقت آگیا ہے کہ جلد ایسے ناموافق عناصر سے اسلامی تمدن کے چہرہ کو پاک کیا جائے ہر مقتدر اور صاحب اثر ہستی حالات کا جائزہ لیکر قوم پر اس کی کوتاہیاں واضح کرے۔ کیونکہ اسلامی تمدن کے بغیر ہم لوگ ہرگز نہیں پنپ سکتے۔ اسکے برعکس تصور کرنیوالے بر خود غلط حضرات کے لئے لمحہ فکر یہ ہے کہ وہ اپنے زاویہ نگاہ کو تبدیل کر کے اسلامی عظمت اور شوکت کی دائمی زندگی خود بھی حاصل کریں۔ اور دوسروں کو بھی اس کے حصول کی تلقین کریں۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

ایک خط کا اقتباس

مندرجہ ذیل اقتباس ایک خط سے لیا گیا ہے۔ جو مکرم عبد الحکیم صاحب نے حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے نام ارسال کیا ہے۔ اس کے پڑھنے سے معلوم ہوگا کہ قادیان کا فراق احمدیوں کے لئے کس قدر جانگزا جذبات پیدا کرنے کا موجب ہے۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ جلد ہمیں اپنے مرکز تک پہنچا دے۔

(ادارہ)

ایک عرصہ کے بعد یہ عریضہ لکھ رہا ہوں۔ دہلی سے نکلنے کے حالات تو آپ نے سن ہی لئے ہونگے جو بذات خود ایک درد کی داستان ہے۔ لیکن اس میں بھی اللہ تعالےٰ کے نمایاں سلوک کا ہاتھ کام کرتا نظر آتا ہے وہ رحمت سے اپنے بندوں کو آگ ہاں برستی گولیوں اور آگ کے اندر سے بھی سلامت نکال لاتا ہے۔ میں نے کوارٹر کے دونوں دروازوں پر **یا حفیظ یا عزیز یا** رفیق تعویذ لکھ کر لگا دیا ہوا تھا۔ اور یہی دعا سب بڑے چھوٹے رات دن پڑھتے تھے۔ حتیٰ کہ دو سال کا بچہ بھی یہی ورد کرتا رہا کیا پرانے قلعہ کے کیمپ مہاجرین اور کیا جب نظام الدین سٹیشن دہلی سے گاڑی چلی۔ سب دہلی والوں کو یہ دعا بتائی اور خدا تعالےٰ ہمیں ہر بلا سے محفوظ رکھ کر گاڑی سلامت لاہور لے آیا۔ گاڑی جگہ بہ جگہ روکی گئی کہ کوئی حملہ کرے۔ لیکن ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ اللہ تعالےٰ کے فرشتے گاڑی کے محافظ کھڑے ہیں۔ اور سکھوں کو جرأت نہ ہوتی کہ آگے بڑھتے اور دور سے گاڑی دیکھتے رہے۔ یہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ اللہ تعالےٰ ہمیں اپنی رحمت کی چادر میں لے چکا تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غلامی کی بدولت اس نے نہ چاہا کہ اس کے نام لیوا یہ خونی مناظر دیکھیں۔

دارالامان کے ہر لمحہ کے حالات دریافت کرتا رہا ہوں اور ایک درد کا طوفان دل میں لئے پھرتا ہوں۔ قادیان سے اس بے بسی سے میری دوری میرے لئے ایک ناقابل برداشت تکلیف ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ ہمیں اس ارض مقدس سے محروم نہ رکھیگا۔ اور اس کے ہمارے مکمل قبضہ میں آنے کے لئے کوئی ایسا ہی انقلاب درکار ہوگا۔ جو اپنے وقت پر بتائے گا کہ

ہر بلا کیں قوم را حق دادہ است
زیر آں گنج کرم بنہادہ است

ورنہ کون یہ خیال کر سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے غلاموں کو ہاں اپنے بندوں کو تو در بدر پھرنے کے لئے چھوڑ دے اور دنیا والے چین کی نیند سوئیں اور خوشی کا دن گذاریں ہاں ایک دعا دات دن کرتا ہوں اور وہ یہ کہ مولا کریم مجھے مرنے سے پہلے دارالامان پھر عطا کرنا۔ تا میں اپنی اولاد کو اس میں آباد کر کے اس دنیا سے جاؤں۔ خدا تعالےٰ سے ڈرتا ہوں کوئی ایسی شومئی قسمت نہ ہو جس کی وجہ سے وقتی دوری ملی رہیں ہمیشہ ہی دوستوں سے کہا کرتا تھا کہ جب تک قادیان اور اسکے گرد اگرد تمام علاقہ احمدی نہیں ہو جاتا ہم مامون نہیں ہیں۔ وہی ہوا آہ ہماری غفلت ہمارے سامنے آئی اور آج ہم اس پاک بستی سے دور ڈالے گئے۔ ہم نے دنیا کی زندگی میں انہماک پیدا کر لیا اور اس ضرورت کو بھول گئے کہ یہ تمام علاقہ ہم نے احمدی بنانا ہے۔ کاش کہ چند سال پہلے جبکہ حضرت اقدس نے جماعت کو جگایا تھا کہ مرکز کی طرف جماعت متوجہ ہو ہم اپنا سب کچھ لگا دیتے تو آج دارالامان سے دوری نہ ہوتی اب تو دعائیں ہی ہیں کہ ہمیں وہ نعمت واپس ملے اور ہم اسکی قدر کریں۔ اور آنیوالی نسلوں کے سامنے سرخرو ہو سکیں ورنہ یہ بات بالکل واضح ہے کہ جماعت نے وہ توجہ جو حفاظت مرکز کے لئے درکار تھی مرکز کی حفاظت کے لئے نہیں دی اور ایک نہ مٹنے والا سوز پیدا ہو چکا ہے جو جاری رہیگا جب تک وہ مرکز واپس نہیں ملتا۔

خیریت مطلوب ہے

مسماۃ خیراں بی بی بیوہ جھنڈے خاں احمدی سکنہ اونکھ ہیری تحصیل گورداسپور عمر ۶۰ سال گذشتہ فسادات میں ترک وطن کر کے تین ماہ سے نہایت کس مپرسی کی حالت میں مسجد احمدیہ وزیر آباد میں ٹھہری ہوئی ہیں۔ ان کے بیٹے مراد۔ جلال اور فضل اگر یہ اعلان پڑھیں یا کوئی اور دوست جو جانتے ہوں کہ وہ کہاں ہیں تو مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔ (ملک فخر الدین واقف زندگی۔ مسجد احمدیہ سیالکوٹی دروازہ وزیر آباد)

قابل توجہ جماعتہائے احمدیہ

کچھ عرصہ سے جماعتوں کی طرف سے تعلیم و تربیت کی رپورٹ نہیں آرہی۔ جماعت ہائے احمدیہ توجہ فرمادیں۔ عہدیداران امراء، پریذیڈنٹ صاحبان اور سیکرٹریان تعلیم و تربیت اس طرف خاص توجہ فرمادیں۔ اور ماہواری رپورٹ بھجوانے کا پختہ انتظام فرمادیں

(ناظر تعلیم و تربیت)

کمپونڈروں کی ضرورت

اگر کوئی احمدی کمپونڈر (ڈسپنسر) ان دنوں بیکار ہوں تو وہ فوراً اپنی درخواستیں مع سابقہ تجربہ نقول سرٹیفکیٹ بنام ناظر صاحب امور عامہ جودھامل بلڈنگ۔ لاہور بھجوادیں۔

(ناظر امور عامہ)

تحریک جدید کے ہر مجاہد کا نام ادب واحترام سے اسلام کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہیگا

"تحریک جدید کا جہاد کبیر" وہ شان رکھتا ہے۔ کہ اس میں حصہ لینے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ خاص قرب کا مقام عطا فرمائے گا۔ کیونکہ یہ لوگ ہیں جنہوں نے خدا تعالیٰ کے دین کے احیاء کے لئے اور اس کے جھنڈے کو بلند رکھنے کے لئے اس تحریک میں حصہ لیا۔

پس وہ احباب جو ابھی تک اس تحریک میں شامل نہیں ہوئے۔ وہ دفتر دوم کے سال چہارم میں اپنی ایک ماہ کی آمد کا نصف حصہ دے کر شامل ہو جائیں۔ ان کے لئے کسی تاریخ کی قید نہیں ہاں وہ جو دفتر اول کے چودھویں سال کا وعدہ کرنے والے تھے اور وہ اب تک شامل نہیں ہوئے۔ وہ بھی شامل ہو سکتے ہیں۔ بشرطیکہ ان کو آخری تاریخ کا علم نہ ہوا ہو۔ یا ان کو کوئی غلط فہمی رہی ہو۔ یا سفر یا کسی شدید بیماری کے سبب وعدہ نہ کر سکے ہوں ایسے احباب اب تحریک جدید کے چودھویں سال میں شامل ہو سکتے ہیں۔

"یاد رکھو یہ تحریک خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اس لئے وہ اسے ضرور ترقی دے گا۔ اور اس کی راہ میں جو روکیں ہوں گی۔ ان کو بھی دور کر دے گا۔ اور اگر زمین سے اس کے سامان پیدا نہ ہوں گے تو آسمان سے خدا تعالیٰ اس کو برکت دے گا۔ مبارک ہیں وہ جو بڑھ بڑھ کر اس تحریک میں حصہ لیتے ہیں کیونکہ ان کا نام ادب اور احترام سے اسلام کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا اور خدا تعالیٰ کے دربار میں یہ لوگ خاص عزت کا مقام پائیں گے۔ کیونکہ انہوں نے خود تکلیف اٹھا کر دین کی مضبوطی کے لئے کوشش کی اور ان کی اولادوں کا اللہ تعالیٰ خود متکفل ہو گا۔ اور آسمانی نور ان کے سینوں سے ابل کر نکلتا رہے گا۔ اور دنیا کو روشن کرتا رہے گا۔"

پس وہ جو تحریک جدید کے دفتر اول کے چودھویں سال میں وعدہ کر چکے ہیں۔ یا دفتر دوم کے سال چہارم میں شمولیت کی سعادت حاصل کر چکے ہیں۔ ان کو معلوم ہونا چاہیئے۔ تحریک جدید کے جو مجاہد اپنے وعدوں کو ۳۱ مارچ تک پورا ادا کر دیں گے۔ ان کے اس اقدام سے نہ صرف ان کو زیادہ ثواب ملے گا۔ اور وہ تحریک جدید کو زیادہ فائدہ پہنچانے والے ہوں گے۔ بلکہ وہ **سابقون الاولون** کی صف اول میں بھی ہوں گے۔ سابقون میں شامل ہونے اور اس کا ثواب حاصل کرنے کی ہر مومن کو خواہش اور کوشش کرنی چاہیئے۔ جیسا کہ فرمایا۔

"جو دوست سابقون میں ہونا چاہیں۔ وہ ۳۱ مارچ تک اپنے چندے کو ادا کر دیں"

پس آپ کوشش کریں کیونکہ سابقون کا حق لینے کے لئے کوشش کرنا اور ایک دوسرے سے آگے بڑھنا ہر مومن کا فرض ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ تحریک جدید کے جہاد کو کامیاب کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دعا فرماتے ہیں۔ "اے خدا تو ہماری جماعت کے قلوب میں آپ قربانی کی تحریک فرما۔ اے خدا تو اپنے فرشتوں کو نازل فرما۔ جو لوگوں کو زیادہ سے زیادہ قربانیاں کرنے پر آمادہ کریں۔ اے خدا تو اس آمادگی کے بعد تو اپنے فرشتوں کو اس بات پر مامور فرما کہ جو لوگ قربانیوں کے وعدے کریں۔ وہ اپنے وعدوں کو جلد سے جلد پورا بھی کر دیں"۔ آمین

(وکیل المال تحریک جدید)

بقیہ صفحہ نمبر۳

کے لحاظ سے بھی یقیناً ہم امروز کو نئے نقش کا اخبار کہہ سکتے ہیں۔ لیکن دیکھنے والی بات تو یہ ہے کہ آیا پالیسی یعنی معنوی لحاظ سے بھی وہ نئے نقش کا اخبار ہو گا یا نہیں۔

اگر یہ اصول درست ہو کہ لباس سے آدمی کی ذہنیت کا بھی پتہ چل جاتا ہے تو امروز کی ظاہری حیثیت سے یہ قیاس کرنا بعید نہیں کہ اس کی پالیسی یا تو "[illegible] ہیں اسلام"، یا "اسلام میں [illegible]" ہو گی۔ پچھلے کچھ دنوں سے ہم یہ رنگ لاہور کے بعض اخبارات میں دیکھ رہے تھے۔ اور جب ہم نے "امروز" کے اجرا کی خبر سنی تھی۔ تو اسی وقت ہمارے دل میں خیال پیدا ہو گیا تھا کہ اس ذہنیت کو نشر کرنے کیلئے ان اخبارات کی خدمات کافی نہیں سمجھی گئیں۔ بہر حال ہم اس روزنامہ کا اس خیال سے بھی خوشی سے خیر مقدم کرتے ہیں کہ ممکن ہے ان اخبارات کو جو ذہنی کوفت نہیں تھی وہ کم ہو جائے گی۔ کم سے کم ان کو ایک کامل رہنما تو مل جائے گا۔

گمشدہ کی تلاش!

ایک لڑکا جس کا نام ناصر احمد ہے۔ عمر ۷ سال خاکی قمیص گلے میں سفید تولیہ بطور تہمد باندھا ہوئے تھا۔ گندمی رنگ پسر بابو حاکم دین سپرنٹنڈنٹ راشن سیالکوٹ کل شام تقریباً پانچ بجے محلہ چابک سواراں لاہور سے مشتہر کے مکان سے کوئی چیز خریدنے کے لئے گیا۔ پھر واپس نہیں آیا۔ کسی صاحب کو گمشدہ کا علم ہو۔ تو وہ مندرجہ ذیل پتہ پر یا موچی دروازہ کے پولیس تھانہ پر پہنچا دیں۔ مہربانی ہو گی۔

فضل دین لیڈر ہائی کورٹ محلہ چابک سواراں لاہور

ننگے سر نماز کے متعلق ایک روایت

——از مکرم مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل——

۲۸ فروری کے الفضل میں "آداب مساجد اور ننگے سر کے نماز کے جواز کی حقیقت" کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہو چکا ہے۔ اس مضمون میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ آیت خذوا زینتکم عند کل مسجد (اعراف) کا یہ مفہوم ہے۔ کہ نماز کے وقت یا مسجد میں خدا کے حضور جاتے وقت انسان کو چاہیئے کہ کپڑے اوڑھ کر اور زینت کے سامان کے ساتھ جائے۔ اور کہ ننگے سر اور رومال باندھ کر یا تولیہ لٹکا کر وغیرہ صورتوں میں جا کر نماز پڑھنا مستحسن صورت نہیں ہے۔ البتہ جن لوگوں کے پاس ٹوپی یا پگڑی نہ ہو۔ اور مفلوک الحال ہوں۔ ان کے لئے ننگے سر نماز پڑھنی جائز ہے

اس سلسلہ میں مکرم شیخ عبد القادر صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ سے ایک روایت معلوم ہوئی ہے۔ جس کا ذکر کرنا ضروری ہے۔ شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ ان سے خلیفہ نور الدین صاحب جمونی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ اولین میں سے تھے۔ نے بیان فرمایا۔ کہ ایک دفعہ مسجد مبارک میں خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم ننگے سر نماز پڑھتے تھے۔ میں نے خیال کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کو روکا نہیں۔ شاید ننگے سر نماز پڑھنا درست ہو۔ گرمی کے ایام تھے میں نے بھی ننگے سر نماز پڑھنی شروع کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی مسجد میں تشریف فرما تھے۔ جب میں نے سلام پھیرا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجھے مخاطب کیا اور فرمایا۔ خلیفہ صاحب! آپ بھی۔ یعنی آپ کو تو ننگے سر نماز نہیں پڑھنی چاہیئے۔

یہ روایت بتاتی ہے کہ مومن کو نماز کے آداب کا خیال رکھنا نہایت ضروری ہے۔ اور اگر وہ ایسا نہیں کریں گے۔ تو دوسرے لوگ دیکھا دیکھی ان کی تقلید کریں گے اور غیر مشروع اور ناجائز امور کو مشروع اور جائز قرار دیں گے۔

امتحان مولوی فاضل کا شاندار نتیجہ

گذشتہ سال فسادات کے باعث طلبہ کو بہت پریشانی رہی۔ قادیان امتحان مولوی فاضل کا سنٹر تھا۔ مگر نہ وہاں امتحان ہو سکا۔ اور نہ ہی جامعہ احمدیہ کے سارے امیدوار دوسرے سنٹروں میں امتحان دے سکے۔ بمشکل سات امیدواروں میں سے چار طالبعلموں نے پشاور۔ ملتان اور لاہور کے سنٹروں میں امتحان دیا ہے۔ نتیجہ شائع ہو چکا ہے۔ مولوی محمد حسین صاحب چیمہ ۲۷۱ نمبر لے کر کامیاب ہوئے ہیں۔ اور عزیزم عطاء الرحمن طاہر ۲۴۲ نمبر حاصل کر کے کامیاب ہوئے ہیں الحمد للہ۔ باقی دو طلبہ کا نتیجہ بعد میں شائع ہو گا۔ اور امید ہے کہ وہ دونوں بھی کامیاب ہوں گے۔ انشاء اللہ۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ عزیزم عطاء الرحمن صاحب طاہر پنجاب یونیورسٹی میں دوم آئے ہیں الحمد للہ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو سچا اور مخلص خادم دین بنائے۔ آمین ثم آمین (خاکسار ابو العطاء جالندھری پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان حال احمد نگر)

ضروری اعلان

بعض مواقعہ پر دیکھا گیا ہے کہ مبلغ کو جماعتیں بطور عہدہ دار یا قائم مقام عہدہ دار مثلاً قائم مقام امیر جماعت منتخب کر لیتی ہیں۔ ایسا انتخاب درست نہیں ہے۔ صدر انجمن احمدیہ کے جو قواعد ضوابط ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ طریق غلط ہے۔ مبلغ مرکز کا نمائندہ ہوتا ہے۔ جماعتوں کے نظام کو چلانے کے لئے مقامی جماعت کا عہدہ دار ہونا چاہیئے۔

اسی طرح کئی مبلغین کو شوریٰ کے لئے جماعتیں اپنا نمائندہ تجویز کر دیتی ہیں۔ حالانکہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اجازت کے بغیر کارکن نمائندہ نہیں بن سکتا۔ اگر مجبوری ہو تو حضور کی خدمت میں تفصیل سے معاملہ پیش کر کے اجازت لینی چاہیئے۔ یہ دونوں باتیں ضروری ہیں احباب اور مبلغین سلسلہ مدنظر رکھیں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

شکریہ

میرے چھوٹے بھائی عزیز الطاف محمد خاں مرحوم و مغفور کی جوانا مرگ پر بہت سے بزرگوں اور دوستوں نے زبانی اور بذریعہ خطوط اظہار افسوس و ہمدردی فرمایا ہے۔ میں ان کی اس مخلصانہ تعزیت کا شکر گزار ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان سب احباب کو جزائے خیر دے۔ آمین

خاکسار اخوند محمد عبد القادر۔ وائس پرنسپل تعلیم الاسلام کالج۔ لاہور۔

درخواست دعا

خان صاحب سید عبد المجید صاحب ریٹائرڈ جج کپور تھلہ 1/41 B ماڈل ٹاؤن بیماری اسہال میں عرصہ سے مبتلا ہیں۔ احباب دعائے صحت فرما دیں۔

ڈاکٹر سید غلام غوث

شہد لوی بوٹی

شہد لوی بوٹی کی ضرورت ہے۔ اگر کوئی صاحب سپلائی کر سکتے ہوں۔ تو اطلاع دیں۔

عبد الوہاب عمر جودھامل بلڈنگ لاہور

ضلع شیخوپورہ میں مہاجرین کی آباد کاری

لاہور ۴ مارچ۔ محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب کا ایک بیان مظہر ہے۔ کہ ضلع شیخوپورہ کی تحصیل شاہدرہ میں دس ہزار کے قریب میو آباد کئے گئے ہیں۔ اس تحصیل میں اتنی اور تعداد آباد ہو سکتی ہے آباد ہونے والوں کو راشن کارڈ دئے گئے ہیں جن پر وہ ہر ہفتے اپنے لئے راشن اور مویشیوں کے لئے چارہ بلاقیمت حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ برتن۔ بستر اور دوسری چیزیں بھی انہیں دی گئی ہیں۔ اور ان کی طبی امداد کا بھی انتظام کر دیا گیا ہے۔ جب میو سیالکوٹ کو جا رہے تھے۔ تو انہیں رستے میں ہر قسم کی ضروری اشیا مہیا ہوتی رہیں (اے پ)

تھل پراجیکٹ پر ۲۳ ہزار مزدور کام پر لگائے گئے ہیں

لاہور ۴ مارچ پناہ گزینوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں بسانے اور زیادہ اناج پیدا کرنے کے سلسلے میں اس وقت تھل پراجیکٹ کی تعمیر پر ۲۳ ہزار مزدور کام پر لگائے گئے ہیں۔ اس پراجیکٹ کے ماتحت ۱۶ لاکھ ایکڑ زمین آبپاشی ہو گی۔ پہلے یہ اندازہ کیا گیا تھا۔ کہ یہ پراجیکٹ تین سال میں مکمل ہو جائے۔ مگر اب مغربی پنجاب کے تعمیری کاموں میں اسے اول جگہ دی جا رہی ہے۔ چنانچہ یہ کام تقریباً دو سال میں مکمل ہو جانے کی توقع ہے۔ اس پراجیکٹ پر کام ۱۹۳۹ء میں شروع ہوا۔ مگر پھر جنگ کی وجہ سے بند ہو گیا۔ ۱۹۴۲ء میں زیادہ اجناس پیدا کرنے کی مہم کے سلسلے میں کام پھر شروع ہو گیا۔ پراجیکٹ کے دو مرحلے یعنی ہیڈ ورکس کی تعمیر اور حفر پراپچ کی کھدائی مکمل ہو چکے ہیں۔ اب تیسرے مرحلے کا کام تیزی سے جاری ہے۔ اور اس مقصد کیلئے ہو سکتا ہے۔ کہ مزدوروں کی تعداد ۳۰ ہزار تک بڑھا دی جائے۔ مکمل ہو جانے پر یہ پراجیکٹ میانوالی مظفر گڑھ اور شاہ پور کے اضلاع میں سولہ لاکھ ایکڑ زمین کو سیراب کریگا۔ اس طرح چھ ہزار کیوزک پانی استعمال ہوگا۔ ہیڈ واٹر ورکس کی تعمیر اس طرح ہوئی ہے کہ تھوڑے مزید خرچ سے دس ہزار کیوزک پانی آبپاشی کی توسیع پر یا برق آبی پیدا کرنے پر یا دونوں کاموں پر صرف کیا جا سکتا ہے (اے پ)

شہریوں کا معلوماتی دفتر

لندن ۴ مارچ۔ شہریوں کے باہمی اور شہریوں کے ریاست سے تعلقات کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کیلئے شہریوں کا معلوماتی دفتر دوسری جنگ کے آغاز ہی میں قائم کیا گیا تھا۔ اس دفتر میں رضاکارانہ طور پر کام کیا جاتا ہے ۵۷۶ رضاکار کام کر رہے ہیں ۱۹۴۶ء میں رضاکاروں نے ۱۵ لاکھ سوالوں کا جواب دیا تھا۔

ہند مرکزی اسمبلی میں اردو کی حمایت

دہلی ۴ مارچ۔ مرکزی آئین ساز اسمبلی میں مولانا ابو الکلام آزاد صاحب نے نہایت فصیح اور اعلیٰ پایہ کی اُردو میں ان سوالات کا جواب دیا۔ جو ان سے بحیثیت ممبر تعلیم پوچھے گئے تھے۔ ممبران اسمبلی نے مولانا کی زبان کو عربی نوازی پر محمول کیا۔ اور اسکی مخالفت کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہم ہند پارلیمنٹ میں غیر ملکی زبان میں کارروائی نہ ہونے دینگے۔ آخر صاحب صدر نے مخالفت کر دی۔

لوٹا ہوا مال اصل وارثوں کے حوالے کیا جا رہا ہے!

کراچی ۴ مارچ۔ کراچی کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مسٹر ایس ایم رضا نے ایک پریس بیان میں کہا۔ کہ فسادات کے دوران میں جو مال و اسباب لوگوں نے لوٹ لیا تھا۔ اور پولیس نے اسے دوبارہ حاصل کر لیا تھا اکثر مالکوں کے حوالے کر دیا جا چکا ہے ابھی کچھ اسباب بعض پولیس اسٹیشنوں پر پڑا ہوا ہے۔ ایک اسپیشل مجسٹریٹ کی ڈیوٹی لگا دی گئی ہے کہ وہ بعد تحقیقات اس مال کو اصل وارثوں کے سپرد کر دے یہ مجسٹریٹ ۸۔ ۹ اور ۱۰ مارچ کو اپنا کام شروع کر دیگا یاد رہے کہ اندازاً دو لاکھ روپیہ کی مالیت کا لوٹا ہوا مال لوگوں سے برآمد کرایا جا چکا ہے۔

پیر الٰہی بخش وزیر تعلیم صوبہ سندھ کے دورہ پر

کراچی ۴ مارچ۔ پیر الٰہی بخش وزیر تعلیم و صحت عامہ صوبہ کے مختلف اضلاع کا ایک لمبا دورہ کرنے کی غرض سے گذشتہ سوموار سے روانہ ہو چکے ہیں۔ آپ غیر مسلموں کے چھوڑے ہوئے تعلیمی اداروں کا بھی معائنہ کرینگے۔ خیال ہے۔ کہ آپ کا یہ دورہ دو ہفتے سے زیادہ جاری رہے گا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ سندھ گورنمنٹ افسران اضلاع کے نام ایک حکمنامہ جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جسمیں انکو ہدایت کی جائیگی۔ کہ غیر مسلموں کی چھوڑی ہوئی سکول کی عمارتیں صرف تعلیمی مقاصد کیلئے ہی الاٹ کیجائیں (اورینٹ)

برطانوی طلباء روڈیشیا کو

لندن ۴ مارچ۔ لندن کی انتخابی کمیٹی نے دس مزید طلباء کو اس مقصد کے لئے چنا ہے۔ کہ وہ جنوبی روڈیشیا میں تعلیم حاصل کرینگے۔ انڈونا کے جس کالج میں ان طلبا کو بھیجا جا رہا ہے۔ وہ فضائی تربیت کے سٹیشن کی عمارت میں کھولا گیا ہے۔ اس کالج میں دو سو پچاس بچوں کی تعلیم کا انتظام ہے۔ بارہ سال سے کم عمر کے طلبا کو داخل نہیں کیا جاتا (اے پ ی س)

مُسلمان پناہگزینوں کے مصائب اور نقصانات کے متعلق مصدقہ معلومات فراہم کیجائینگی!

معلوم ہوا ہے۔ کہ کاٹھیاوار۔ اجمیر۔ دہلی۔ یو پی۔ سی پی بھرت پور۔ الور۔ اور ہندوستانی یونین کے دوسرے مقامات کے مسلمانوں اور اقلیتوں کے ارکان نے جو اس وقت تک پاکستان میں ہیں۔ جو مصائب نقصانات اور پریشانیاں برداشت کی ہیں۔ ان کے بارے میں مصدقہ معلومات فراہم کرنے کے لئے حکومت پاکستان کی وزارت داخلہ نے اپنے پریس انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ میں "اصل واقعات معلوم کرنے کا ایک شعبہ" قائم کیا ہے۔ جن پناہ گیروں اور دوسرے لوگوں کو واقعات کا ذاتی علم ہو۔ اور فسادات کے دوران میں جان و مال کے نقصان کے بارے میں تفصیلات اور اعداد و شمار دے سکتے ہوں۔ ان سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ اس شعبہ سے خط و کتابت کریں۔ اور تمام معلومات فراہم کریں۔ یہ شعبہ کراچی میں پیراڈائز سینما کے پاس کوئنز روڈ پر بلاک ۱۳ کے کمرہ ۲۷ میں واقع ہے۔ جو لوگ خط و کتابت کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اپنے خطوط اس پتہ پر بھیجیں۔ پریس انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ (اصل واقعات معلوم کرنے کا شعبہ) متصل پی ڈبلیو ڈی۔ (سندھ) پرانی بلڈنگ کراچی۔ اصل واقعات معلوم کرنے کے اس شعبے کا تعلق صرف عام اسباب فراہم کرنے سے ہے اور یہ شعبہ اس دفتر سے مختلف ہے۔ جو پناہ گیروں کی جائداد کے بارے میں شکایات رجسٹر کرنے کیلئے ۳۔ ٹمپل روڈ لاہور میں قائم ہے۔

مغربی پنجاب میں نئی سڑکوں کی تعمیر

لاہور ۴ مارچ۔ مغربی پنجاب کی حکومت صوبے کی تجارتی ترقی کے پیش نظر پانسالہ پلین میں چھوٹی بڑی سڑکوں کی تعمیر کی طرف خاص توجہ دے رہی ہے اس پلین کے مطابق آئندہ تین سالوں میں ۱۵۳۵ میل لمبی بڑی اور ۱۸۵۶ میل چھوٹی سڑکیں تیار ہو جائینگی۔ اس وقت ۱۲۸۳۰ میل لمبی پکی سڑکیں اور ۱۱۱۴ میل لمبی کچی سڑکیں صوبے میں موجود ہیں۔ کچی سڑکوں کو بجری اور تارکول کے ذریعے پکی بنانے پر بہت زیادہ خرچ آتا ہے۔ البتہ مضبوط سڑکیں بنانے کے سلسلے میں جو اور تجربے کئے جا رہے تھے۔ ان سے حوصلہ افزا نتائج برآمد ہوئے ہیں۔ اور اب پرانے طریقوں کی اصلاح اسی نئے تجربے کی روشنی میں کی جائیگی (اے پ)

ضرورت رشتہ

ایک نہایت ہی خوشحال معزز اور شریف گھرانے کے ایک خوبصورت نیک سیرت مخلص احمدی نوجوان جو مستقل گزیٹڈ آفیسر کی حیثیت میں گورنمنٹ کے ایک اعلیٰ عہدہ پر فائز ہیں نیز جائداد تجارت و زمینداری کے مالک ہیں کیلئے خوبصورت نیک سیرت تندرست و قابل دینی و دنیاوی تعلیم سے بہرہ ور رفیقۂ حیات کی جلد ضرورت ہے خط و کتابت

بمعرفت مینیجر الفضل میکلیگن روڈ لاہور

کریں تفصیلی حالات لکھیں جو صیغۂ راز میں رکھے جائینگے

گورنر جنرل پاکستان کا مشیر

کراچی ۳ مارچ - گورنر جنرل پاکستان کا قانونی مشیر مسٹر ایم - این - کاٹول کو مقرر کیا گیا ہے - آپ کراچی کے مشہور وکلاء میں سے ہیں اور پارسی ہیں -

روس سے برسر پیکار ہونے کیلئے یورپ فوراً کمربستہ ہوجائے

لنڈن ۳ مارچ "ڈیلی میل" مقالہ افتتاحیہ میں رقمطراز ہے کہ مغربی اقوام کو فوراً برسر پیکار ہونے کے لئے کمربستہ ہوجانا چاہیئے اور اسے بتا دینا چاہیئے کہ مغربی اور جنوبی ممالک میں مزید مداخلت کا نتیجہ جنگ ہوگا - یورپ کی سولہ اقوام کو جو بلان کی وجہ سے ہم آہنگ ہیں فوراً متحدہ دفاع کے لئے گفت و شنید شروع کر دینی چاہیئے - اور مارشل پلان کے تحت اقتصادی تعاون کے لئے تیار ہوجانا چاہیئے -

آخر میں لکھا ہے - روس اپنی چیرہ دستیوں میں حد سے بڑھ چکا ہے - اب اسے مزید مہلت نہیں دینا چاہیئے - (سٹار)

حملہ آوروں میں کسی دوسری قوم کا کوئی فرد نہیں ہے

مسٹر ایچ - وی - کماتھ نے سوال کیا کہ امریکی مسٹر ہیٹ کا بیان ہے کہ آزاد فوج کے پاس روسی رائفلیں اور اسلحہ و بارود ہے کہاں تک درست ہے؟ جواب میں پنڈت نہرو نے کہا یہ بیان بے بنیاد ہے - مسٹر ہیٹ غلط فہمی پیدا کرنے کے لئے مختلف بیانات دیتا رہتا ہے - ہمارے قبضہ میں بہت سا اسلحہ آیا ہے لیکن اس میں کوئی روسی ساخت کا نہیں ہے - اور حقیقت یہ ہے کہ روس کی طرف سے نہ کوئی مدد پہنچی ہے اور نہ ہی پہنچنے کا کوئی امکان ہے - (ا - پ)

چینی ترکستان سے حملہ آوروں کے آنیکی حکومت کو کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی

نئی دہلی ۹ مارچ - کل انڈین پارلیمنٹ میں مسٹر کسوا راؤ کے سوال کا کہ کیا کشمیری حملہ آوروں میں پاکستان کے علاوہ اور بھی کسی قوم کے افراد شامل ہیں؟ جواب میں پنڈت جواہر لال نہرو نے کہا کہ افغانستان کے بعض قبائلی جو ملحقہ سرحدی علاقہ کے رہنے والے تھے حملہ آوروں میں دیکھے گئے - چنانچہ انکی شکایت حکومت افغانستان سے کی گئی ہے - اُسنے انہیں سختی سے روکنے کا وعدہ کیا ہے - ان کے علاوہ کسی اور ملک کے افراد نے حملہ آوروں میں کبھی شرکت نہیں کی - ایک اور سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ صرف ایک امریکی مسٹر ہیٹ حملہ آوروں میں شامل ہوا تھا مگر اسے بھی حکومت امریکہ نے واپس بلا لیا ہے - مولانا حسرت موہانی کے ایک سوال کے جواب میں آپ نے کہا - حکومت کو چینی ترکستان سے حملہ آوروں کے آنے کی کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی -

کوئی گاڑی دہلی سے لاہور نہیں جائیگی!

نئی دہلی ۳ مارچ لیجسلیٹو اسمبلی میں ٹرانسپورٹ منسٹر جان متھائی نے مسٹر اسحاق سیٹھ کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ براہ راست دہلی سے لاہور گاڑی چلانے کی کوئی تجویز سر دست حکومت کے زیر غور نہیں ہے -

برطانوی افواج مغربی افریقہ بھیجی جارہی ہیں

جبرالٹر ۳ مارچ کی اطلاع ہے کہ مغربی افریقہ کی طرف پرواز کرنے کے لئے برطانوی فوجیں تیار کھڑی ہیں - کل شب جبرالٹر کے ہوائی مستقر میں چار بڑے ٹرانسپورٹ ہوائی جہاز اترے اور "کیمرونین رجمنٹ" کی II بٹالین کسی خفیہ مقام کی طرف جانیوالی تھی - بعدہ جنگی دفتر کیطرف سے ایک اطلاع کے مطابق معلوم ہوا کہ وہ خفیہ مقام مغربی افریقہ تھا مگر یہ بھی بتایا گیا کہ یہ جنگی نقل و حرکت محض ماتقدم کے طور پر تھی اور وہاں اس وقت فوجوں کے استعمال کی کم توقع ہے (رائٹر)

یکم اپریل سے پاکستان کے نئے سکے جاری ہوجائینگے

۳۰ ستمبر تک پرانی کرنسی کی قانونی حیثیت برقرار رہے گی!

کراچی ۴ مارچ - ایک پریس بیان مظہر ہے کہ حال ہی میں حکومت ہند نے یکم مارچ ۱۹۴۸ء سے پاکستان کو غیر ملک قرار دینے کے متعلق جو پریس کمیونک جاری کیا ہے اس سلسلہ میں حکومت پاکستان کے پاس متعدد استفسارات آئے ہیں کہ موجودہ کرنسی نوٹوں اور سکوں کی نیز جو سکے اور نوٹ حکومت پاکستان جاری کریگی' اُن کی کیا حیثیت ہوگی؟ عام اطلاع کے لئے بیان کیا جاتا ہے کہ موجودہ انتظامات کے مطابق :-

(۱) ہندوستانی نوٹ ۳۰ ستمبر ۱۹۴۸ء تک پاکستان میں قانونی سکہ کی حیثیت رکھیں گے -

(۲) ریزرو بنک آف انڈیا کے جن نوٹوں پر پاکستان چھپا ہوگا - اور جو یکم اپریل ۱۹۴۸ء سے جاری کئے جائیں گے اُن کی ذمہ واری مذکورہ بنک پر اس وقت تک رہے گی جب تک کہ وہ پاکستان کی کرنسی کا منتظم رہے گا -

(۳) ہندوستانی سکے پاکستان میں ۳۰ ستمبر ۱۹۴۸ء تک اور اس کے بعد حکومت پاکستان کی صوابدید پر مزید ایک سال تک قانونی سکوں کی حیثیت رکھیں گے - اور

(۴) پاکستان کے سکے مستعمرہ ہند میں قانونی سکہ کی حیثیت نہیں رکھیں گے -

ڈاکٹر مونجے چل بسے!

بمبئی ۴ مارچ - ڈاکٹر بی - ایس مونجے سابق پریذیڈنٹ و جنرل سیکرٹری آل انڈیا ہندو مہاسبھا و بانی شواجی بھونسلے ملٹری سکول (ناسک) میں چند یوم کی علالت کل شب ڈیڑھ بجے اپنی رہائش گاہ پر وفات پا گئے - آپ کی عمر وفات کے وقت ۷۶ برس تھی - (ا - پ)

فلسطین کے تمام یہودی بھرتی کر لئے گئے

بیت المقدس ۳ مارچ - ایک یہودی اخبار نے اطلاع دی ہے کہ تمام یہودی جماعتوں نے اجتماع افواج کا کام ختم کر لیا ہے اور فلسطین کے تمام یہودی مرد و عورت جنگی عمر ۱۷ سے ۵۰ سال تک بھرتی ہو چکے ہیں - ان بھرتی ہونیوالوں میں ڈاکٹر، انجنیر اور دوسرے تمام تربیت یافتہ کاریگر شامل ہیں - (گلوب)

قیدیوں کا تبادلہ عنقریب شروع ہونیوالا ہے

لاہور - ۴ مارچ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ گورنر جنرل پاکستان عنقریب ہی ایک آرڈیننس کے ذریعہ حکومت مغربی پنجاب کو مشرقی پنجاب کی حکومت کے ساتھ قیدیوں کا باہمی تبادلہ کرنے کے اختیارات دینے والے ہیں - کچھ عرصہ پہلے دونوں حکومتوں کے درمیان قیدیوں کا تبادلہ شروع ہو گیا تھا - مگر اسے بند کرنا پڑا - کیونکہ اس بارہ میں گورنر مغربی پنجاب کی طرف سے جو حکمنامہ جاری کیا گیا تھا - وہ اُن کے حدود اختیارات سے باہر تھا - قانونی لحاظ سے صوبائی حکومت اس کی مجاز نہیں تھی - (اورینٹ)

میر لائق علی کراچی حکومت ہندکا پیغام خیر سگالی لیکر گئے

نئی دہلی ۳ مارچ سٹیٹس مین کے خاص نامہ نگار کی اطلاع ہے کہ میر لائق علی وزیر اعظم ریاست حیدر آباد ہوائی جہاز پر کراچی اس غرض کے لئے چلے گئے ہیں - کہ دونوں نوآبادیوں کے درمیان سمجھوتہ کرا دیں - آپ ہند حکومت کی طرف سے خیر سگالی کا پیغام لے جارہے ہیں - کچھ دنوں سے ریاست حیدر آباد کو محسوس ہو رہا ہے کہ ہند کے دل میں اس کے خلاف اس لئے شبہات پیدا ہوگئے ہیں کہ ہند اور پاکستان کے تعلقات کشیدہ ہیں - حیدر آباد کا خیال ہے کہ اگر اختلافات کی خلیج تنگ کر دی جائے تو اس کے اپنے مفاد کو تقویت پہنچے گی - آپ کل تک کراچی سے واپس آجائیں گے -

ریاست حیدر آباد کے متعلق حکومت ہند کا نیا پہلو

نئی دہلی ۲ مارچ سٹیٹس مین کا خاص نامہ نگار رقمطراز ہے کہ ہر روز بہت سے والیان ریاست ہندوستان کے مختلف حصوں سے ریاستوں کی وزارت کے دفتر میں آرہے ہیں - ان میں سے بہت اپنے اختیارات چھوڑنے کے لئے تیار ہیں - باقی ریاستوں کی وزارت کے مشورے لینے کے لئے آتے ہیں -

ہند حیدر آباد مذاکرات میں ریاست میں ذمہ وار حکومت پر خاص طور پر زور دیا جارہا ہے معلوم ہوتا ہے کہ حکومت ہند نے اس معاملہ میں یہ پہلو اختیار کیا ہے کہ تسلی بخش اور مستقل فیصلہ صرف اسی وقت ہوگا جب دونوں ملکوں کے لوگوں کے نمائندے ایک میز کے گرد بیٹھیں گے - موجودہ صورت میں صرف ایک فریق اس شرط کو پورا کرنے کا دعویٰ کر سکتا ہے -

قبائلی پٹھانوں کو روپے دے کر کشمیر سے روکنے کی کوشش

راولپنڈی ۳ مارچ - معلوم ہوا ہے کہ جو قبائلی پٹھان افغانستان کے علاقہ سے کشمیر کی جنگ مقدس میں شرکت کے لئے آنا چاہتے ہیں' حکومت افغانستان انہیں روک دیتی ہے - اور اکثر اوقات روپیہ وغیرہ دیکر واپس کر دیتی ہے - معلوم ہوا ہے کہ یہ روپیہ ہندوستان نے اسی غرض کے لئے حکومت افغانستان کو دیا ہے -

لاہور ۴ مارچ - معلوم ہوا ہے کہ مغربی پنجاب کی مجلس قانون ساز کا بجٹ سیشن ۱۵ مارچ سے شروع